بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم پنجشنبہ

شرح چندہ: سالانہ ۲۱ روپے، ششماہی ۱۱ "، سہ ماہی ۶ "، ماہوار ۲½ "

ڈیڑھ آنہ

۲۵ امان ۱۳۲۷ھش | ۲۳ جمادی الاول ۱۳۶۷ھ | ۲۵ مارچ ۱۹۴۸ء | نمبر ۶۵

سلامتی کونسل کا اجلاس ملتوی ہوگیا

لیک سکسیس ۲۴ مارچ۔ سلامتی کونسل میں ہندوستان اور پاکستان کے قضیہ پر بحث کسی خاص دن کی تعیین کے بغیر اگلے ہفتہ تک ملتوی ہوگئی ہے۔ یہ التوا ارجنٹائن کے نمائندہ کی درخواست پر کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں نے بھی تسلیم کر لیا تھا۔ (رائٹر)

پاکستان میں بین الاقوامی امور کے ادارے کا افتتاح

کراچی ۲۴ مارچ۔ محترم لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان کل پاکستان انسٹیٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیرز کا افتتاح ۲۶ مارچ کو چھ بجے شام خزینے ہال میں کریں گے۔ (ا۔پ)

انڈین یونین کی حدود میں پٹھانوں کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا

چینی صدر کی قرارداد پر پاکستانی نمائندے کی کڑی نکتہ چینی

چینی صدر کی رہائش گاہ پر ایک پرائیویٹ میٹنگ

لیک سکسیس ۲۴ مارچ سلامتی کونسل کے اکثر ممبران قضیہ کشمیر کے یکدم پیٹا کھا جانے کی وجہ سے مضطرب معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ باخبر حلقوں کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ پاکستان کے نمائندے نے چینی صدر کی قرارداد پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ کل سلامتی کونسل کے ممبران نے چینی صدر کی رہائش گاہ پر ایک پرائیویٹ میٹنگ منعقد کی جس سے یہ اندازہ لگایا جاتا ہے۔ کہ معاملہ نہایت نازک صورت اختیار کر گیا ہے۔ گو یہ کہنا قبل از وقت ہوگا۔ کہ سیاسی تعطل پیدا ہو چکا ہے۔ موثق ذرائع کا کہنا ہے۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کے نمائندگان میں بنیادی مسائل ابھی تک اُلجھے ہوئے ہیں۔

امید ہے کہ سلامتی کونسل کا اجلاس ملتوی ہو جائے گا کیونکہ ارجنٹائن کے نمائندہ نے جمعرات کو ایسٹر کی تعطیلات منانے کے لئے التوا کی درخواست کی ہے۔ (رائٹر)

انڈین یونین کی حدود میں پٹھانوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا

آئندہ سرحد کے باشندوں کو غیر ملکی تصور کیا جائیگا۔

نئی دہلی ۲۴ مارچ۔ انڈین یونین نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ پٹھانوں کو غیر ملکی تصور کیا جائے۔ چنانچہ اس فیصلے کے مطابق مرکزی حکومت نے صوبائی حکومتوں کو یہ ہدایت دے دی ہے کہ آئندہ صوبہ سرحد کے باشندوں کو صوبوں میں داخل ہونے نہ دیا جائے۔ واضح رہے کہ اس وقت تک انڈین یونین میں سرحد کے باشندوں کو پاکستان کا باشندہ تصور کرتے ہوئے غیر ملکی نہیں سمجھا جاتا تھا۔

کراچی ۲۴ مارچ۔ پاکستان کے وزیر مواصلات سردار عبدالرب نشتر کل کراچی سے لاہور آ رہے ہیں۔

ابھی آٹھ لاکھ پناہ گزینوں کے بسانے کا کام باقی ہے

کیمپوں میں رہنے والے پناہ گزینوں پر آج یومیہ خرچ کرنا پڑتا ہے

آج مغربی پنجاب کی اسمبلی میں ایک استفسار کے جواب میں کہا گیا۔ کہ جن پناہ گزینوں کو ابھی تک بسایا نہیں جا سکا۔ ان کی تعداد ان پناہ گزینوں کو شامل کر کے جو ابھی مشرقی پنجاب میں ہیں آٹھ لاکھ کے قریب ہے۔ ان میں سے پانچ لاکھ اگر صوبہ سندھ میں آباد ہو سکے۔ تو باقیوں کو آسانی سے مغربی پنجاب کی سرکاری اور غیر سرکاری زمینوں پر آسانی سے آباد کیا جا سکے گا۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہا گیا۔ کہ اس وقت حکومت کو کیمپوں میں رہنے والے پناہ گزینوں پر چار پیسے یومیہ کے حساب سے خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اور جب تک ان کو آباد نہیں کیا جاتا حکومت ان کے مصارف کو برداشت کرتی رہے گی۔ (نامہ نگار خصوصی)

شملہ ۲۴ مارچ۔ حکومت مشرقی پنجاب نے مرکزی حکومت سے مشورہ کرنے کے بعد آج اعلان کیا۔ کہ مشرقی پنجاب کا مستقل دارالسلطنت انبالہ سے ۲۰ میل دور روپڑ اور چانڈی گڑھ کے درمیان قائم کیا جائے گا۔ (ا۔پ)

مسئلہ کشمیر پر سلامتی کونسل میں تعطل کے آثار

لیک سکسیس ۲۴ مارچ۔ سلامتی کونسل میں کشمیر کے مسئلہ پر سیاسی تعطل پیدا ہو جانے کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ باخبر حلقے اس خطرہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ مبادا پھر وہ اسی مرحلہ پر پہنچ جائے جہاں وہ جنوری میں تھا۔ پاکستانی نمائندے کو ابھی تک پاکستانی حکومت کی طرف سے مطلع نہیں کیا گیا۔ لہٰذا خیال ہے کہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کی خواہش پر بحث کو معرض التوا میں ڈال دیا جائیگا۔ رائیٹر کا کہنا ہے کہ چوہدری صاحب کے ذاتی تاثرات یہ ہیں۔ کہ وہ اس قرارداد کے تسلیم کئے جانے پر مشتبہ ہیں۔ اور ظن غالب یہی ہے کہ انکی حکومت تسلیم نہیں کرے گی۔

صوبہ سرحد میں مسلمانوں اور غیر مسلموں میں کوئی فرق نہیں

وزیر اعظم سرحد کا اعلان

پشاور ۲۴ مارچ۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان نے آج سرحد اسمبلی میں اعلان کیا۔ کہ حکومت سرحد زندگی کے کسی شعبہ میں بھی مسلموں اور غیر مسلموں میں کوئی تفریق نہیں رکھے گی آپ نے مزید کہا کہ حکومت کی طرف سے غیر مسلموں کو یہ کبھی نہیں کہا جائے گا۔ کہ وہ پاکستان سے وفاداری کا حلف اٹھائیں۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ان کی وفاداری کو شبہ کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ...

دمشق ۲۴ مارچ۔ شام و لبنان کے درمیان گفتگو شروع ہوگئی ہے۔ تاکہ دونوں ملکوں کے درمیان ہوائی سروس کے متعلق نیا معاہدہ ہو جائے۔ (اسٹار)

فلسطین میں صیہونی حکومت کا اعلان

بیت المقدس ۲۴ مارچ۔ بیت المقدس کی یہودی ایجنسی کی مجلس انتظامیہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ فلسطین پر برطانوی انتداب کے خاتمہ کے ایک روز بعد فلسطین میں صیہونی حکومت کا اعلان کر دیا جائے گا۔ (رائیٹر)

قضیہ کشمیر کے متعلق ممبران سلامتی کونسل میں تبادلہ خیالات

لیک سکسیس ۲۳ مارچ سلامتی کونسل کے نو ممبران جن میں روس اور کولمبیا کے نمائندے شامل نہ تھے۔ آج چینی وفد کے دفتر میں ہندوستان اور پاکستان کے جھگڑے پر بحث کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ چینی تجاویز پر پاکستان کی طرف سے جو زبردست نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اس پر بالخصوص غور کیا گیا۔ آج بھی کونسل کے صدر ڈاکٹر ٹی ایف سیانگ کو پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں سے بات چیت کرنے کا اتفاق نہیں ہو سکا۔ (رائیٹر)

کراچی ۲۴ مارچ۔ فرانسیسی سفیر برائے پاکستان ایم لیون مارچل ۲۵ مارچ پیرس سے کراچی بذریعہ ہوائی جہاز پہنچ جائیں گے (ا۔پ)

نوشہرہ کے محاذ پر ایک پہاڑی پر لڑائی

تراڑکھل ۲۴ مارچ۔ آزاد کشمیر حکومت کی وزارت دفاع کا امروزہ اعلان مظہر ہے۔ کہ دشمن نے بھاری توپوں کی اعانت سے ہوائی جہازوں کے سایہ تلے نوشہرہ کے محاذ پر ہماری ایک پہاڑی چوکی پر حملہ کیا جہاں مسلسل چھ گھنٹے تک ان کا زبردست مقابلہ کیا گیا۔ اس کے بعد وہ میدان میں ۲۰ لاشیں چھوڑ کر پسپا ہوگئے۔ (ا۔پ)

نظام حکومت کو تہ و بالا کرنیکے لئے خطرناک سازشیں

حیدرآباد ۲۴ مارچ۔ اورینٹ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فسادی عنصر دہشت پھیلانے کی نئی سکیم تیار کر رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سرکاری افسروں عمارتوں اور سینماؤں پر بم پھینکنے کے لئے ایک دن معین کر دیا گیا ہے۔ سازشیوں نے اپنے عزیزوں کو ان سینما وغیرہ جانے سے روک دیا ہے۔ ان فتنہ انگیزی کی سکیموں کی تہ میں کوئی بیرونی طاقت ہے جس کا تعلق دہشت ڈال کر ریاستوں کو الحاق پر مجبور کرنا ہے۔ (اورینٹ)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر ... گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ... سے شائع کیا

میں وزارت سے مستعفی ہو جاتا ہوں میاں افتخار الدین صدارت سے مستعفی ہو کر میرے ساتھ انتخاب لڑیں (شوکت)

آج اسمبلی میں مہاجرین کو بسائے جانے کے موضوع پر عام بحث کا دن تھا۔

لیکن افسوس کہ ایوان میں تعمیری تقریروں کی نسبت ذاتی سوال و جواب پر وقت زیادہ ضائع ہوا۔ مہاجرین کی نسبت موضوع سخن وزارت "مرکزی ریفیوجی کونسل" اور ذاتی مناقشات زیادہ رہے۔

غلط الاٹمنٹ

سب سے پہلے صوفی عبدالحمید صاحب نے شکوہ کیا کہ میں کل سے حکومت سے پوچھ رہا ہوں۔ کہ جو مزید دس لاکھ گز زمین بتائی ہیں ان کے بسانے کے متعلق حکومت کی اب تک کیا سکیم ہے۔ آپ نے کہا عام بدنظمی کی ایک مثال ہے۔ کہ میں خود الاٹمنٹ کمیٹی کا رکن تھا لیکن افسوس ہمارے ۵ فیصلوں کو عملی جامہ نہ پہنایا گیا۔ فیصلے اور اشخاص کو دیئے گئے۔ اور جب ہم نے اپنے فیصلوں کے متعلق دریافت کیا۔ تو جواب کہ ریکارڈ گم ہو گیا ہے۔

آپ کے بعد پیر نوبہار شاہ نے کہا کہ میرے علاقہ میں ڈھال باچھہ کے ذریعہ جہاز ٹیکس اور آبیانہ کے علاوہ ایک رطیف ٹیکس اور آبیانہ کے علاوہ ایک رطیف ٹیکس ۴ ر روپیہ کے حساب سے وصول کیا جا رہا ہے۔ وزیر خزانہ نے آپ کو یقین دلایا۔ کہ اس کی تحقیق کے بعد مجرم کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

میاں نور اللہ

نے آج دو تین تقریریں کر ڈالیں۔ پہلے میں حکومت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی۔ کہ چھ اور آٹھ ایکڑ اراضی گزارہ کے لئے ناکافی ہے۔ اور سکیم تیار ہے کہ جلد کرنے والوں کا تقاضا ہے۔ کہ وہ سب ہر وقت گھر ہی میں موجود رہیں۔

دوسری دفعہ آپ نے کہا کہ ہمارے مہاجرین کو ترقی حاصل نہ ہو سکنے میں ریفیوجی کونسل واقعی حائل ہوتی رہی ہے۔ افسوس کہ اس کا وجود تعاون کی بجائے تصادم پیدا کر رہا ہے لیکن جب اس کے فیصلوں کی پرواہ کرنے کی بجائے اپنی صوبائی گورنمنٹ کے احکام کی پیروی کرنی چاہیئے۔ ریفیوجی کونسل کا وجود فائدہ مند ثابت نہیں ہوا۔ لہذا اسے توڑ دینا چاہیئے۔ آپ نے کہا سی آئی۔ ڈی کا سٹاف بھی نہ ہٹایا جائے۔

چوہدری علی اکبر

کیا وزیر مال بتائیں گے کہ لائل پور میں ان کے جانے پر جس شخص کے پاس سات مربعے اراضی کا انکشاف ہوا تھا۔ اس سے یہ اراضی لے بھی لی گئی ہے کہ نہیں جہاں تک میری معلومات ہیں ان پر بدستور اسی شخص کا قبضہ ہے۔

(وزیر مال۔ سات مربعے اراضی لے لی جا چکی ہے)

لیکن چوہدری صاحب نے کہا وہ واپس شاید کاغذوں میں ہوئی ہے۔ آپ نے کہا چھ ایکڑ اراضی قوت لایموت کے لئے ناکافی ہے۔ میں کہتا ہوں ...... جب ایک مہاجر چھ ایکڑ اراضی میں گزارہ کر سکتا ہے۔ تو انصار کیوں نہیں کرتا۔ آپ نے انکشاف کیا کہ لائل پور میں ۳۲ [illegible] پر مہاجر [illegible] کا قبضہ ہے۔

تعلیم الاسلام کالج قادیان کو ابھی تک عمارت کیوں نہیں دی گئی (غلام فرید)

لاہور ــــ اپنے نامہ نگار سے ــــ ۲۴ مارچ

مستعفی ہو جائیں

مہاجرین کی آبادکاری کے مسئلہ پر ملک فیروز خان نون نے کہا کل ایوان میں ان ساری بدنظمیوں کی ذمہ واری وزیر اعظم صاحب نے ریفیوجی کونسل پر ڈالی تھی جس کے وہ خود بھی ممبر ہیں۔ نہ جانے وہ کونسل کو صوبے کی اصل حالت کے مطابق فیصلے کرنے پر کیوں مجبور نہیں کر سکے۔ جہاں تک میرا خیال ہے جب تک ریفیوجی کونسل اور صوبائی حکومت میں تعاون نہیں ہو گا مسئلہ مہاجرین

ہوں۔ میں کمیونزم کا اسی طرح حامی ہوں جس طرح سردار صاحب کیپٹلزم کے۔ لیکن افسوس اس ایوان میں مجھے تائید حاصل نہیں۔ اے کاش ہر گاؤں میں کاتنے اور بننے کے سنٹر کھول دیئے جاتے۔ تو نہ صرف ملک کی دولت میں اضافہ ہو جاتا۔ بلکہ کپڑے کی صورت میں جو باہر کے ملکوں میں ہمارا روپیہ جاتا ہے۔ وہ بھی بچ رہتا

چوہدری ناصر الدین

چوہدری ناصر الدین نے حکومت کو مہاجرین کی چھوڑی

آج کی کارروائی ایک نظر میں

★ ملک فیروز خان نون نے کہا اگر وزیر اعظم کونسل کے فیصلوں کے پابند نہیں رہ سکتے۔ یا اسے فائدہ مند نہیں تو اسے ختم کرا دیں۔ یا خود مستعفی ہو جائیں۔

★ چوہدری ناصر الدین۔ میاں نور اللہ اور چوہدری ولی محمد گوہیر نے ریفیوجی کونسل کو توڑ دینے کا مطالبہ کیا۔ (چوہدری) ناصر الدین نے کہا راجہ غضنفر علی خان کے بیان نے ایوان کے اعتماد کو صدمہ پہنچایا ہے۔ اس کونسل کو فوراً توڑ دینا چاہیئے

★ سردار شوکت حسین خان نے ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا میاں صاحب نے میرے خلاف ہی کوشش نہیں کی۔ بلکہ حکومت کا تختہ الٹنے کی تدبیریں بھی کیں۔ اور بعض ارکان کو وزارتوں کے لالچ بھی دیئے۔ لیکن ناکام رہے

خوش اسلوبی سے حل نہیں ہو سکے گا۔ اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو کونسل کو صورت حالات کے مطابق فیصلے کرنے پر مجبور کرتا۔ اور پھر اس سے تعاون کرتا۔ اور اگر اپنے میں یہ سب کچھ کرنے کی ہمت نہ پاتا تو مستعفی ہو جاتا۔

آپ نے اپنی تقریر میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالنے کے لئے پاکستان کے وزیر مہاجرین کے کل کے بیان کا حوالہ دیا جس میں یہ ذکر تھا۔ کہ صوبے کا نظام انقلابی تبدیلیاں چاہتا ہے۔ جس کا حوصلہ صوبائی حکومت میں نہیں ہے۔ آپ نے ایوان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ لہذا یا تو ہمارے وزیر اعظم کو کونسل کے فیصلوں کا پابند رہنا چاہیئے۔ یا کونسل کو ختم کرانا چاہیئے۔

میاں افتخار الدین کی تقریر

آپ کے بعد میاں افتخار الدین نے کہا جب تک میں وزیر رہا بحالیات کا سوال ہی پیدا نہ ہوا۔ میں صرف انخلاء میں مصروف رہا۔ اور میں لیا سکتا بھی کیسے جب فیکٹریاں اور کارخانے وزیر خزانہ کے قبضہ میں تھے۔ زمین وزیر مال کے تحت تھی۔ اور دوکانات وغیرہ وزیر اعظم کے قبضہ میں۔ آپ نے کہا میں نے ایک سکیم بھی تیار کر کے دی تھی۔ لیکن وہ درخور اعتنا نہ سمجھی گئی۔ آپ نے سردار شوکت حیات کے انتخاب کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔

میں شرمندہ ہوں

کہ لیگ کے ممبر نے افسروں کی امداد چاہی۔ حالانکہ لیگ اس وقت اس قدر مضبوط ہے۔ کہ اگر وہ خضر کو بھی ٹکٹ دے دے۔ تو وہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ میں کانگرسی رہا تو مخلص کارکن کی حیثیت سے اور اب لیگ میں بھی اسی نیت سے

ہوئی اراضی۔ کارخانوں اور دیگر جائدادوں کے متعلق فوری کوئی معاہدہ کرنے کی تلقین کرنے کے بعد کہا راجہ غضنفر علی خان نے اس ایوان کے لیڈر کی کم ہمتی کا شکوہ کیا ہے۔ وہ ہمارے لیڈر ہیں۔ ہم نے ان پر کامل اعتماد رکھتے ہوئے حال ہی میں انہیں چنا ہے۔ انہوں نے اپنی راہ میں جو روڑے دیکھے ان کا ذکر بھرے ایوان میں کیا۔ کیا اس سے زیادہ بھی جرأت ہو سکتی ہے

ہمارے لیڈر کی توہین

آپ نے کہا وزیر مہاجرین نے ہمارے لیڈر کی توہین کی ہے۔ اور ان کی کونسل کی پالیسی صوبے کے نظم و نسق میں حائل رہی ہے۔ لہذا اس ایوان کی آواز ہمارے محبوب قائد اعظم تک پہنچائی جائے۔ کہ وہ اس کونسل کو توڑ دیں۔ یا اس وزیر کو واپس بلا لیں۔ اس سے ہمارے اعتماد کو صدمہ پہنچا ہے۔ آپ نے کہا یہ بیان محض اس لئے دیا گیا ہے۔ کہ عوام میں پھیلایا جائے کہ مرکز اور صوبے میں اتنا شدید اختلاف ہے۔

اسی قسم کا مطالبہ

آج چوہدری ولی محمد گوہیر نے بھی کہا کہ ہمیں اس کونسل پر کوئی اعتماد نہیں ہے۔ صوبے کی بحالیات کا نظام براہ راست صوبے کے وزیر کے ہاتھوں میں ہونا چاہیئے۔

سردار شوکت حیات خان

ذاتی اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے سردار شوکت حیات وزیر مالیات مغربی پنجاب نے کہا مجھ پر افسروں کے ذریعے جو عوام پر دباؤ ڈالنے کا الزام لگایا گیا ہے وہ غلط ہے۔ میں خدا کے فضل سے لیگ کے ایک عام رکن کی

حیثیت سے کامیاب ہونے کی اہلیت رکھتا ہوں اگر امتیاز نہ ہو تو میں وزارت سے مستعفی ہوتا ہوں میاں صاحب صدارت سے مستعفی ہو جائیں مقابلہ کر لیں۔

آپ نے کہا میاں صاحب کی سکیمیں بحالیات کی بجائے مہاجر و غیر مہاجر میں فساد پا کرانے والی تھیں۔ اور حکومت اس نازک مرحلے پر ان سکیموں پر عمل کرنے سے عاری تھی آپ نے کہا افسوس میاں صاحب حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے مہاجرین کی آڑ اور اسلام کی نقاب پہن کر آتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کی کارروائیوں کے لئے راستہ صاف کرنے کی غرض سے وزارت بھی جائے کونسل بھی ٹوٹے اور وہ کمیونزم کا دور چلا سکیں

شایان شان نہ تھا

آپ نے کہا میاں صاحب نے میرے خلاف لوگوں کو مقابلے پر لانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ مگر وہ کامیاب نہ ہوئے۔ صرف میرے ہی خلاف نہیں۔ حکومت کے خلاف بھی کی۔ بلکہ بعض کو وزارت کے لئے چن بھی لیا گیا۔ آپ لیگ کے صدر ہیں۔ اگر وہ مطمئن نہیں تو کیوں ساری پارٹی کو مستعفی ہو جانے کے لئے نہیں کہتے اس طرح خفیہ طور پر نظام حکومت کو کھوکھلا کرنے کی کوششوں سے کیا فائدہ؟

ان کے علاوہ وہ آج مہاجرین کی حالی سلسلے میں خواجہ غلام محمدؐ چوہدری غلام رسول۔ چوہدری اصغر علی۔ ملک وزیر محمدؐ نے تقریریں کیں اسی سلسلے میں تقریر کرتے ہوئے۔

چوہدری غلام فرید

نے کہا آنریبل وزیر تعلیم نے بیان کیا تھا۔ کہ صرف کچھ تعلیمی ادارے ایسے ہیں جن کے متعلق ہمیں علم نہیں ورنہ ہم ان کی بھی مدد کرتے۔ لیکن میں عرض کرتا ہوں۔ بعض ایسے ادارے ہیں جو کھل چکے ہیں لیکن انہیں عمارتیں نہیں دی گئیں ان میں سے دو کالج ہیں۔ قادیان میں احمدیوں کا تعلیم الاسلام کالج اور جالندھر کا اسلامیہ کالج ان دونوں کو ابھی تک عمارتیں نہیں دی گئیں۔

۱۰۰۳۵۰ پناہ گیروں میں سے ۳۱۸۶۱ کو ملازمتیں لیکر دی گئیں

کراچی ۲۴ مارچ۔ فروری ۱۹۴۸ء کے آخر تک جن پناہ گزینوں نے حصول ملازمت کے لئے ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں اپنا نام رجسٹرڈ کروایا تھا ان کی مجموعی تعداد ۱۰۰۳۵۰ تھی ان میں ۳۱۸۶۱ کو موزوں ملازمتیں لے کر دی گئیں فروری میں نام لکھوانے والوں کی تعداد گذشتہ ماہ کی نسبت کم تھی۔ اس کمی کی وجہ یہ ہے۔ کہ اب ہندوستان کی طرف سے پناہ گیروں کی آمد نسبتاً کم ہے۔ (ا۔پ)

۔۔۔ یروشلم ۲۳ مارچ یہ پہلا موقع ہے کہ یہودی حافہ کے علاقہ میں مقامی طور سے تیار شدہ مورٹر بم استعمال کر رہے ہیں ان بموں کی پیمائش ۲ ۱/۲ انچ میٹر اور ۱۲ سنٹی میٹر ہے۔

خطبہ جمعہ نمبر (۲۳)

ایسا ایمان جو ایمان کی کیفیتوں سے خالی ہے تمہارے کسی کام نہیں آسکتا

اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو اور مرنے سے پہلے اپنے آپ کو پاک اور بے عیب بناؤ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ مارچ ۱۹۴۸ء بمقام ناصر آباد (سندھ)

مرتبہ:- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل.

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ہر چیز کا نام اپنے اندر کئی تفصیلات رکھتا ہے نام کے ماتحت کوئی مفرد چیز نہیں ہوتی. بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی چیز مفرد نہیں ساری چیزیں مرکب ہوتی ہیں. مثلاً جب ہم درخت کا لفظ بولتے ہیں۔ تو درخت سے کوئی خاص اور معین چیز ہمارے ذہن میں نہیں آتی ۔ اس میں انگور کا درخت بھی شامل ہے اُس کی شکل بالکل اور ہوتی ہے ۔ اس میں سنگترے کا درخت بھی شامل ہے اُس کی شکل اور ہوتی ہے اس میں آم کا درخت بھی شامل ہے اُس کی شکل اور ہوتی ہے اس میں لوکاٹ کا درخت بھی شامل ہے اُس کی شکل اور ہوتی ہے غرض

سینکڑوں قسم کے درخت

ہیں جن میں سے ہر اک کی شکل مختلف ہوتی ہے جب ہم لفظ درخت استعمال کرتے ہیں ۔ تو درحقیقت اس کے مفہوم کو قریب ۔ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کوئی معین شکل اپنے ذہن میں نہیں لاتے یا جب ہم آم کہتے ہیں تو آم بھی بیسیوں قسم کے ہوتے ہیں کوئی چالیس چالیس پچاس پچاس فٹ گھیرے والا آم ہوتا ہے کوئی ایک فٹ گھیرے والا آم ہوتا ہے ۔ اور کسی میں صرف ڈنٹھل اور ایک لکڑی کھڑی ہوتی ہے وہ بھی آم ہوتا ہے اور یہ بھی آم ہوتا ہے ۔ اگر خالی آم کا لفظ استعمال کیا جائے تو اس سے کوئی حقیقت ذہن میں نہیں آتی چیز بے شک سامنے آجائے گی ۔ مگر اس کی تفصیلات سامنے نہیں آئیں گی ۔ اسی طرح پھلوں کو لے لو صرف خربوزہ کہنے سے اس کی کوئی خاص حقیقت ذہن میں متعین نہیں ہوتی کیونکہ ایک طرف اگر ہمیں ایسے خربوزے دکھائی دیتے ہیں جو پیسے بٹی بکتے ہیں تو دوسری طرف ہمیں ایسے خربوزے بھی دکھائی دیتے ہیں جو دو روپیہ بٹی تک بکتے ہیں اگر خالی خربوزہ کا لفظ استعمال کیا جائے تو اس میں میٹھے پھیکے کھٹے میٹھے تلخ اور بدمزہ سب قسم کے خربوزے شامل ہوں گے ۔ اس وقت اگر کوئی شخص یہ کہے کہ چیز تو ایک ہی ہے ۔ مگر ایک خربوزہ پیسے بٹی بک رہا ہے ۔ اور لکھنؤ کا خربوزہ ایک روپیہ بٹی بک رہا ہے ۔

یہ فرق

آخر کیوں ہے تو ہر شخص اُسے کہے گا ۔ کہ تو احمق اور بیوقوف ہے کجا وہ خربوزہ اور کجا یہ خربوزہ دونوں کی آپس میں نسبت ہی کیا ہے ۔ اسی طرح آم کو لے لو ایک چھوٹے تخمی آم ہوتے ہیں ۔ جو اس گرانی کے زمانے میں بھی روپیہ دو روپے سینکڑہ مل جاتے ہیں لیکن ایک فجری آم ہوتے ہیں جو سو سو روپیہ سینکڑہ بکتے ہیں پہلے عام طور پر وہ چالیس پچاس روپے سینکڑہ بکا کرتے تھے ۔ ان دونوں خربوزوں کو دیکھ کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم اس کا تو روپیہ بھی نہیں دیتے اور اُس کے پچاس بلکہ سو روپے بھی دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہو ۔ اگر کوئی ایسا اعتراض کرے تو تم اُسے پاگل کہو گے ۔

میں ایک دفعہ سیر کر کے واپس آ رہا تھا اور نیک محمد صاحب سیٹھان میرے ساتھ تھے کہ ہمیں راستے میں ایک شخص ملا جو حصار سے بیل خرید کر لایا تھا اُن میں چھوٹے بھی تھے اور بڑے بھی ۔ موٹے بھی تھے اور دبلے بھی ۔ مضبوط بھی تھے اور کمزور بھی ۔ اعلیٰ النسل کے بھی تھے اور معمولی نسل کے بھی ۔ میں نے نیک محمد صاحب کو بھیجا کہ جاؤ اور اس سے پوچھو کہ اوسط قیمت بیلوں کی کیا پڑتی ہے ۔ نیک محمد صاحب

اوسط قیمت

تو بھول گئے اور اُسے جا کر کہنے لگے کہ بتاؤ ایک بیل کی کیا قیمت ہے ؟ اُس نے کہا کیہڑا بیل ۔ ان کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی اور وہ بار بار یہی کہتے چلے گئے کہ ایک بیل کی قیمت بتاؤ دو تین دفعہ جو اُس نے کہا کہ کس بیل کی قیمت تو یہ چڑ گئے اور کہنے لگے میں جو کہتا ہوں کہ مجھے ایک بیل کی قیمت بتا دو آخر میں نے انہیں آواز دے کر بلایا اور کہا کہ وہ ٹھیک کہتا ہے جب میں نے انہیں تمام بات سمجھائی تب انہیں پتہ لگا اور کہنے لگے پہلے میں سمجھا نہیں تھا کہ آپ کا منشا کیا ہے ۔ تو دیکھو لفظ بیل ایک ہے ۔ مگر اس سے کوئی

معین حقیقت

ذہن میں نہیں آتی ۔ گائے کو لو تو دو دو ہزار روپے کو بھی گائے آتی ہے اور بیس تیس روپے کو بھی گائے آ جاتی ہے گھوڑے کو لو تو ایسے ایسے گھوڑے بھی ہیں جو تین تین لاکھ روپیہ تک بکتے ہیں اور ایسے گھوڑے بھی ہیں جو پچیس تیس روپے مل جاتے ہیں ۔ غرض یہ ایک حقیقت ہے جو دنیا کی ہر چیز میں ہمیں نظر آتی ہے کہ محض نام سے کسی چیز کا معین نقشہ سامنے نہیں آتا ۔ جب تک اس کی تفاصیل بھی ساتھ نہ ہوں لیکن تعجب ہے مسلمان ایمان کا لفظ تو استعمال کرتا ہے مگر یہ نہیں دیکھتا کہ

ایمان کی حقیقت

بھی اُس کے اندر پائی جاتی ہے یا نہیں ۔ وہ یہ تو کہتا ہے کہ میں مومن ہوں وہ یہ بھی کہتا ہے کہ میں احمدی ہوں مگر پوچھو کہ کس قیمت کا احمدی تو خاموش ہو جاتا ہے وہ کبھی یہ سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتا کہ وہ دو پیسے بٹی بکنے والا خربوزہ ہے یا ایک روپیہ بٹی بکنے والا خربوزہ ہے وہ گندہ آم جس کا پیٹ پھول جاتا اور اس میں کیڑے پڑ جاتے ہیں وہ بھی آم کہلاتا ہے اور وہ بھی آم کہلاتا ہے جو سو سو روپیہ سینکڑہ فروخت ہوتا ہے ۔ کیا کبھی تم نے غور کیا کہ تم کونسا آم ہو ۔ تم وہ آم ہو جس کا پیٹ پھول کر پھٹ جاتا اور اس میں کیڑے پڑ جاتے ہیں ۔ یا وہ آم ہو جسے لوگ پچاس یا سو روپیہ سینکڑہ کے حساب سے لے جاتے ہیں ۔ اور پھر بھی سمجھتے ہیں ۔ کہ انہوں نے نفع کمایا ۔ ہر چیز کی قیمت اُس کی تفصیلات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہوتی ہے ۔ مثلاً اچھے آم کی تفاصیل یہ ہیں کہ اس کا حجم معقول ہو ۔ اُس کا مزہ اچھا ہو اُس کی خوشبو اعلیٰ ہو جو آم ان تفاصیل کا حامل ہوتا ہے اُسے ہم اچھا آم کہہ دیتے ہیں ۔ اور جو آم ان تفاصیل کا حامل نہیں ہوتا اُسے اچھا آم نہیں کہتے ۔ اسی طرح ایمان کی بھی بعض تفاصیل ہیں مثلاً جو شخص ایمان کا دعویٰ کرے ۔ اُس کے لئے ضروری ہے کہ اس کی نمازوں میں باقاعدگی پائی جاتی ہو ۔ وہ امانت اور دیانت کا حامل ہو وہ سچ بولنے والا ہو وہ محنت کرنے والا ہو ۔ وہ ظلم اور دھوکہ اور فریب سے بچنے والا ہو وہ بنی نوع انسان کے حقوق کو ادا کرنے والا ہو اگر کسی شخص میں

یہ علامات

نہیں پائی جاتیں اور وہ منہ سے ہزار بار بھی مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کا دعویٰ اُسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا ۔ اگر تم سڑا ہوا خربوزہ کسی کو دو تو وہ خوش نہیں ہوگا بلکہ تمہارے منہ پر مارے گا ۔ کہ تم نے اس کی ہتک کی یہی حال آم اور دوسرے پھلوں کا ہے ایسے آم بھی ہوتے ہیں جنہیں اور لوگ تو الگ رہے بادشاہ بھی شوق سے کھاتے ہیں اور ایسے آم بھی ہوتے ہیں ۔ کہ اگر وہ آم تم کسی فقیر کو بھی دو تو وہ نظر بچا کر پھینک دے گا ۔ سردہ بھی مختلف قسم کا ہوتا ہے ۔ ایسے اعلیٰ سردے بھی ہوتے ہیں جنہیں کھا کر لذت محسوس ہوتی ہے جسم میں تراوت پیدا ہوتی ہے ۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ سارے اعضاء میں تازگی آ گئی ہے اور ایسے بھی ہوتے ہیں جو خشک کھٹے اور بدبودار ہوتے ہیں ۔ انہیں چیرو تو پھس کر کے اُن میں سے گیس نکلتی ہے اور کھاؤ تو سخت تلخ اور بدمزہ ہوتے ہیں ۔ اب اگر ایسا سردہ تم کسی کو دو تو وہ اسے کھائے گا یا اُسے اٹھا کر پھینک دے گا ۔ وہ اُسے کھائیگا نہیں بلکہ اٹھا کر پرے پھینک دے گا اور اگر کوئی کھلائے گا تو تم اُسے

وحشی اور اُجڈ

قرار دو گے ۔ لیکن ایسے بھی سردے ہوتے ہیں جنہیں بڑے بڑے اُمراء بھی بڑے شوق سے کھاتے ہیں ۔ غرض نام کے لحاظ سے چیز ایک ہی ہوتی ہے مگر ایک کے کھلانے والے کو جب تم دیکھتے ہو تو کہتے ہو یہ بڑا امیر آدمی ہے اور دوسرے کے متعلق کہتے ہو یہ بڑا وحشی اور اُجڈ ہے ۔ ایک آم کا ذکر آئے تو تم ترستے ہو اور کہتے ہو ہم غریبوں کو وہ کہاں میسر آسکتا ہے وہ تو سو سو روپیہ سینکڑہ بکتا ہے اور دوسرا شخص ایک آم کھاتا ہے تو تم کہتے ہو وہ تو وحشی اور اُجڈ ہے اس طرح تمہیں بھی سوچنا چاہیئے ۔ کہ کونسا ایمان ہے جو تمہارے اندر پایا جاتا ہے اس بیل والے کو اتنی تمیز تھی کہ اُس نے پوچھ لیا کہ کیہڑا بیل مگر تمہاری سمجھ میں آتا ہی نہیں کہ جب تم ایمان ایمان کہتے ہو تو کبھی یہ بھی سوچ لیا کرو ۔ کہ تمہارے اندر کونسا ایمان پایا جاتا ہے اگر تمہارا ایمان وہ تفاصیل اپنے ساتھ رکھتا ہے جو اعلیٰ درجہ کے ایمان کے ساتھ ہوا کرتی ہیں ۔ اگر تم نمازوں کے پابند ہو اگر تم روزے رکھنے سے جی نہیں چراتے ۔ اگر تم دوسروں کا مال نہیں کھاتے اگر تم اپنے کاموں میں

سدت اور غافل نہیں۔ اگر دین کے لئے قربانی کرنے کی روح تم میں پائی جاتی ہے اگر

قربانی کے مواقع پر

تم بھاگنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے جان قربان کرنے کی تڑپ تمہارے اندر ہر وقت پائی جاتی ہے اگر صداقت اور راست گفتاری کی عادت تمہارے اندر پائی جاتی ہے اگر تم میں یہ وصف پایا جاتا ہے کہ تم ہمیشہ سچ بولتے ہو خواہ تمہارے باپ کو نقصان پہنچے یا تمہارے بیٹے کو تکلیف پہنچے۔ اگر سچ بولنے کی وجہ سے تمہارا بیٹا پھانسی چڑھتا ہے یا تمہارا باپ پھانسی چڑھتا ہے اور تم کہتے ہو میں تو سچ ہی بولوں گا خواہ میرا باپ یا میرا بیٹا پھانسی چڑھتا ہے تو بیشک چڑھ جائے اگر تم میں اتنا اخلاص پایا جاتا ہے۔ کہ تم سمجھتے ہو کہ دین کے مقابلہ میں میں کسی چیز سے محبت نہیں کر سکتا۔ تب بیشک یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ تمہارے اندر وہ چیز پائی جاتی ہے جس کا نام ایمان ہے کیونکہ یہی چیزیں ہیں جن کی وجہ سے اس کا نام ایمان رکھا گیا ہے۔ بیشک ایک سڑا گلا آم بھی آم ہی کہلاتا ہے مگر آم کا نام رکھنے والے کے مد نظر وہ آم نہیں تھا جس کو ایک فقیر بھی اُٹھا کر پرے پھینک دے بلکہ وہ آم تھا جسے امراء کھاتے ہیں اور جس کو دیہاتی طبقہ کے لوگ بھی ترستے ہیں جب کسی نے خربوزہ کو اچھا پھل قرار دیا تھا۔ تو اس نے تربوز وہ خربوزہ قرار دیا تھا جو ڈیڑھ روپیہ سیر بکتا ہے جس کا مزہ شیریں ہوتا ہے اور جسے درمیانی درجہ کے لوگ بھی ترستے ہیں یا جب کسی نے انگور کو اچھا پھل قرار دیا تھا یا انار کو اچھا پھل قرار دیا تھا تو اس سے مراد اعلیٰ درجے کا انگور اور اعلیٰ درجہ کا انار ہی تھا ادنیٰ اور ذلیل قسم کا پھل نہیں تھا ایسے ایسے انار بھی ہوتے ہیں جو روپیہ کے پچاس پچاس مل جاتے ہیں اور اُن کا انار دانہ بھی نہیں بن سکتا بیشک لوگ اُن اناروں کو کھاتے ہیں اس لئے کہ اُن کا نام انار ہوتا ہے لیکن وہ قیمتی انار جو افغانستان میں ہوتا ہے یا مسقط وغیرہ میں ہوتا ہے اور جس کی وجہ سے انار کو اچھا پھل قرار دیا جاتا ہے اُس کا یہ مقابلہ نہیں کر سکتے اور درحقیقت اُسی انار کا کھانا انسان کے اندر خون صالح پیدا کرتا ہے ورنہ یہ انار جو ہمارے ملک کے پہاڑوں میں خود رو طور پر پایا جاتا ہے مزہ میں کھٹا ہوتا ہے معدہ کو خراب کرتا ہے اور کھانسی وغیرہ پیدا کر دیتا ہے اسی طرح جب کوئی شخص

ایمان کا دعویٰ

کرتا ہے تو اُسے سوچنا چاہیئے کہ اس کے اندر کسی قسم کا ایمان پایا جاتا ہے کیا وہ ایمان تو نہیں پایا جاتا جس میں جھوٹ بولنا بھی جائز ہے جس میں ظلم بھی جائز ہے جس میں پرایا مال کھانا بھی جائز ہے جس میں قربانی کے مواقع پر بھاگ جانا بھی جائز ہے جس میں نمازوں کو چھوڑ دینا بھی جائز ہے۔ جس میں زیادہ چندہ دینے کے خوف سے اپنی اصل آمد کو چھپانا بھی جائز ہے اگر کسی کے اندر یہ خرابیاں پائی جاتی ہیں اور پھر وہ کہتا ہے کہ میرے اندر ایمان پایا جاتا ہے تو اُسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان چیزوں کا نام ایمان نہیں جس طرح خربوزہ اُس گندے اور بد مزہ پھل کا نام نہیں رکھا گیا جس کو جانور بھی نہیں کھاتا اس طرح ایمان بھی اس چیز کا نام نہیں بیشک ایک سڑے ہوئے خربوزے کو بھی ہم خربوزہ ہی کہیں گے لیکن وہ اصل خربوزہ کی ایک بگڑی ہوئی اور خراب شدہ شکل ہوگی اُسے

کوئی عقلمند انسان

کھانے کے لئے تیار نہیں ہوگا یا وہ کھانا جس پر کئی دن گذر جائیں اور سڑ کر بدبودار ہو جائے وہ کہلاتا تو کھانا ہی ہے لیکن جب وہ سڑ جاتے تو تم کیا کرتے ہو تم اُسے اٹھا کر کتے کے آگے پھینک دیتے ہو اسی طرح اگر تم بھی ناقص اور بدبودار ایمان رکھ کر یہ سمجھتے ہو کہ تمہارے اندر ایمان پایا جاتا ہے تو تمہاری مثال ایسی ہی ہے جیسے تم سڑا ہوا کھانا کھا رہے ہو اگر سڑا ہوا کھانا کوئی شخص تمہارے سامنے کھائے تو تم اُسے پاگل قرار دو گے مگر تم کبھی یہ خیال نہیں کرتے کہ تم بھی سڑا ہوا ایمان رکھتے ہو اور پھر یہ دعویٰ کرتے ہو کہ تم مومن ہو یہ دعویٰ کرتے ہو کہ تم ایماندار ہو میں نے بتایا کہ ہر نام کے اندر کچھ کیفیتیں ہوتی ہیں اور جب کسی چیز کا کوئی نام رکھا جاتا ہے تو ہمیشہ اُس کی

اچھی کیفیتوں

کی وجہ سے وہ نام رکھا جاتا ہے۔ جب وہ کیفیتیں کسی میں پائی جائیں۔ تب تو بیشک وہ نام اُس کے لئے موزوں ہوتا ہے لیکن اگر وہ کیفیتیں نہ پائی جائیں تو محض نام کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا جب تک تم اس طرح اپنے ایمان کے متعلق سوچنے اور غور کرنے کی عادت پیدا نہیں کرو گے اُس وقت تک یہ خطرہ ہے کہ تم دھوکا کی حالت میں ہی مر جاؤ تم یہ سمجھتے رہو کہ ہمارے اندر ایمان پایا جاتا ہے۔ لیکن جب تم خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہو تو تمہیں معلوم ہو کہ تم بے ایمان ہو یاد رکھو محض نام سے کوئی حقیقت ظاہر نہیں ہوتی اگر سڑے ہوئے آم لیکر کوئی شخص بیچنے لگ جائے تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ وہ آم بیچنے والا ہے۔ بلکہ لوگ کہیں گے کہ یہ نجاست بیچتا ہے اسے تو یہ آم روڑی پر پھینک دینے چاہیئے تھے۔ مگر یہ ان آموں کو فروخت کر رہا ہے۔ اسی طرح اگر سڑے ہوئے خربوزے کوئی شخص بیچتا ہے تو لوگ یہ نہیں کہیں گے۔ کہ یہ خربوزوں کی تجارت کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص گدڑیاں بیچنی شروع کر دے یا میلے کے ڈھیروں پر سے دھجیاں اٹھائے اور فروخت کرنے لگے۔ تو لوگ یہ نہیں کہیں گے کہ یہ بزاز ہے یا اگر کوئی شخص سڑا ہوا کھانا اُٹھا کر باہر پھینکتا ہے اور دوسرا شخص باہر جا کر اُس کھانے کو اٹھا کر تھالی میں ڈال لیتا ہے اور اس کے فروخت کرنے کے لئے اس کی پھیری شروع کر دیتا ہے تو لوگ یہ نہیں کہیں گے کہ وہ باورچی ہے مگر جو

سب سے زیادہ قیمتی چیز

ہے لوگ اُس کے متعلق اس قسم کی حرکت کرتے ہیں اور پھر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے دعویٔ ایمان میں بالکل سچے ہیں۔ درحقیقت تمہارا حال ایسا ہی معلوم ہے جیسے کہتے ہیں۔ کہ ایک ملاں کے پاس ایک دن ایک لڑکا آیا۔ اور کہنے لگا میری اماں نے یہ کھیر آپ کے لئے بھیجوائی ہے۔ ملاں نے کہا یہ بات کیا ہے کہ تمہاری اماں نے آج کھیر بھیجوا دی۔ پہلے تو کبھی اس کا خیال بھی اُسے نہیں آیا لڑکے نے جواب دیا کہ کھیر میں کتا منہ ڈال گیا تھا میری ماں نے کہا کہ ملاں جی کو دے آؤ۔ ملاں کو غصہ آیا اور اس نے کھیر کا برتن اٹھا کر زمین پر دے مارا اور وہ ٹوٹ گیا اس پر لڑکا رونے لگا ملاں نے کہا تو روتا کیوں ہے کیا تو نے یہ کھیر کھانی تھی۔ اس نے جواب دیا۔ کہ میں نے تو نہیں کھانی تھی۔ لیکن اب میں گھر گیا۔ تو اماں مجھے مارے گی کیونکہ یہ وہ برتن تھا جس میں اماں بچے کو پاخانہ پھرایا کرتی تھی یہی تمہارے ایمان کا حال ہوتا ہے۔ اور تم بھی ایسی ہی چیز خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرتے ہو۔ ملاں کے قصہ کو سُن کر تم سب لوگ ہنس پڑتے ہو مگر تم کبھی یہ غور نہیں کرتے کہ تم بھی خدا تعالیٰ کے سامنے

کتے کی جھوٹی چیز

پیش کرتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ ہم مومن ہیں پھر کہتے ہو کہ ہماری نجات ہو جائے اور ہمیں جنت مل جائے تمہیں اس قربانی اور ایمان کے بدلہ میں ایک ایکڑ زمین بھی تو نہیں مل سکتی مگر تم اُمید یہ رکھتے ہو۔ کہ تمہیں وہ جنت ملے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے عرضها السموٰت والارض (آل عمران ع ۱۴) کہ آسمان اور زمین کے برابر اُس کی لمبائی اور چوڑائی ہوگی یہ جنت ہے جس کا مومنوں کو وعدہ دیا گیا ہے اور یہ وہ جنت ہے جس کے مقابلہ میں

ساری دنیا کی بادشاہت

بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتی امریکہ بھی اور یورپ بھی اور ہندوستان بھی اور چین بھی اور جاپان بھی اور دوسرے ممالک بھی اس کا کروڑواں بلکہ اربواں حصہ بھی نہیں مگر تم کام وہ کرتے ہو جن کے بدلہ میں کوئی شخص ایک گز زمین بھی تمہیں دینے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا بلکہ گز بھر زمین کا بھی سوال نہیں۔ اگر تم کسی کے سامنے ایسی چیز پیش کرو تو وہ تمہارے منہ پر تھپڑ مارے گا کہ تم میرے سامنے کیا چیز پیش کر رہے ہو۔ تم جاؤ کسی چوہدری کے پاس اور اُسے میلے کے ڈھیر پر سے اُٹھایا ہوا ایک جوتا

تحفتہً

پیش کرو اور پھر دیکھو کہ وہ تم سے کیا معاملہ کرتا ہے وہ جوتا تمہارے سر پر مارے گا اور تمہیں ذلیل کر کے اپنے گھر سے باہر نکال دے گا مگر تم ایسا ہی پھٹا ہوا اور ذلیل جوتا خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ ہمیں جنت مل جائے۔ ایک ذلیل سے ذلیل انسان کو بھی تم یہ چیز نہیں دے سکتے مگر وہ خدا جو ساری دنیا کا مالک ہے جو ساری دنیا کا خالق اور رازق ہے تم اس کے سامنے ایسی ہی چیز پیش کرتے ہو اور پھر اس کا نام ایمان رکھتے ہو حالانکہ یہ ایمان نہیں یہ کفر سے بھی بدتر چیز ہے۔ کافر اپنے کفر کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش نہیں کرتا بلکہ

شیطان کے سامنے

پیش کرتا ہے اور اس کے سامنے ہی اُسے پیش کرنا چاہیئے مگر تم اُس خدا کے سامنے یہ چیز پیش کرتے ہو جس کے سامنے نہایت طیب اور اعلیٰ درجہ کی چیزیں پیش کرنی چاہیئں۔ پس اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو اور مرنے سے پہلے اپنے آپ کو پاک اور بے عیب بناؤ۔ بے ایمانی۔ بددیانتی۔ جھوٹ۔ دھوکا اور فریب یہی ہر جگہ نظر آتا ہے۔ اسی طرح سستی اور غفلت بات بات میں پائی جاتی ہے مگر جب گرفت کی جائے۔ تو قسم کھا کر لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم بے ایمانی تو نہیں کر رہے۔ اگر یہ بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے کہ انہوں نے محنت نہ کی اور جماعت کو نقصان پہنچا دیا وہ سمجھتے ہیں بے ایمانی یہی ہوتی ہے۔ کہ دوسرے کا روپیہ اُٹھا کر جیب میں ڈال لیا جائے گویا وہ بے ایمانی بھی کرتے ہیں اور پھر اتنے پاگل ہوتے ہیں کہ بے ایمانی کے معنی بھی نہیں جانتے۔ وہ شخص جو محنت کر کے کماتا اور پھر دوسرے کا حق اپنی جیب میں ڈال لیتا ہے۔ اور وہ شخص جو محنت سے کام نہیں لیتا اور قوم کے روپیہ کو ضائع کر دیتا ہے دونوں بے ایمان ہیں۔ یہ بے ایمان ہے اس لئے کہ اُس نے محنت تو کی۔ مگر روپیہ اپنی جیب میں ڈال لیا اور وہ بے ایمان ہے۔ اس لئے کہ اُس نے محنت نہ کی اور اس طرح وہ نتیجہ پیدا نہ ہوا جو ہونا چاہیئے تھا ایک ایسا شخص جو نماز نہیں پڑھتا وہ بھی بے نماز ہے۔ اور ایک ایسا شخص جو صرف دکھاوے کے لئے نماز پڑھتا ہے وہ بھی بے نماز ہے۔ یہ کہنا کہ دوسرے نے خواہ دکھاوے کے لئے نماز پڑھی ہے۔ نماز تو پڑھ لی ہے۔ بیوقوفی کی بات ہے نماز وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے ادا کی جائے۔

غرض جب تک تقوےٰ کے ساتھ انسان اپنے تمام اعمال کا جائزہ نہ لیتا رہے اُس وقت تک وہ کبھی ایمان کی موت نہیں مر سکتا اسی لئے صوفیا کہتے ہیں کہ حاسبوا قبل ان تحاسبوا مرنے سے پہلے اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارا خانہ خالی ہو اور تم صرف ایمان کا لفظ لے کر بیٹھے رہو اور یہ خیال کرو۔ کہ جب ہم خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے تو ایمان کا لفظ اُس کے سامنے رکھ دیں گے اور کہہ دیں گے کہ لیجیئے یہ ہمارا ایمان ہے ایسا ایمان تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔

خیریت مطلوب ہے

محمد رمضان ولد رحمت علی صاحب موچی بستی بخشیال ڈاک خانہ تاج پور ضلع ہوشیار پور اور فقیر محمد ولد فتح محمد صاحب بمقام اڑمڑ ٹانڈا ضلع ہوشیار پور جلد اپنی خیریت کی اطلاع دیں۔

جان محمد موچی مہاجر۔ بمقام ڈہری چک نمبر ۱۵ ڈاکخانہ ڈھاباں ضلع ہوشیار پور)

ضلع سیالکوٹ کے باشندے خاص توجہ فرما دیں میرے ماموں صاحب بنام الٰہ دین جو کہ دفتر امور عامہ میں ملازم تھے وہ چھ ماہ سے لا پتہ ہیں جو وہاں بلڈنگ دفتر امور عامہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ضلع سیالکوٹ میں مقیم ہیں۔ جو صاحب ان کا پتہ رہائش جانتے ہوں بندہ کو مندرجہ ذیل پتہ سے اطلاع دے کر مشکور فرمائیں رہا بر حسن محمد سٹور کیپر گلی ۱۲ مکان نمبر ۱ گنال پارک لاہور)

درخواست دعا: میرا لڑکا محمد اسمٰعیل بعارضہ بخار شدید بیمار ہے احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست ہے کہ بچہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار مرزا

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۴۸ء

کنٹرول اُٹھ جانیکے بعد

تجارت۔ صنعت و حرفت روزی کمانے کے نہایت شریفانہ ذرائع ہیں۔ اسلام نے ان پیشوں کو جائز ہی نہیں۔ بلکہ مستحسن ٹھہرایا ہے۔ لیکن جب یہ پیشے سرمایہ دارانہ صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور طمع اور نفع اندوزی کے جذبے کے زیر اثر آجاتے ہیں۔ تو یہی پیشے انسانیت کیلئے وبالِ جان بن جاتے ہیں۔ اکثر طامع لوگ دوسروں کی مصیبت سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب کسی چیز کی کمیابی یا قحط کا اندیشہ ہوتا ہے۔ تو یہ لوگ اس چیز کے ذخیرے جمع کر لیتے ہیں۔ اور پھر بعد میں اسکو نہایت گراں قیمتوں پر فروخت کرتے ہیں۔ عوام کو ان لوگوں کے دندانِ طمع سے بچانے کے لئے مہذب حکومتیں کنٹرول کی تدبیر استعمال کرتی ہیں۔

ایک آزاد ملک میں جہاں حُبِ وطن کا جذبہ بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ کنٹرول عموماً اچھے نتائج پیدا کرتا ہے۔ لیکن جب پچھلی جنگ میں ہمارے ملک میں یہ اصول زیر عمل لایا گیا۔ تو اسوقت ہمارا ملک برطانیہ کے زیر اقتدار تھا۔ لوگوں کے دلوں میں ملک و قوم کا کوئی خیال نہیں تھا۔ ہر ایک دل میں صرف یہی خیال تھا۔ کہ ان غیر معمولی حالات کا میری ذات پر کیا اثر ہوگا۔ اسلئے وہ چاہتا تھا۔ کہ جتنا زیادہ روپیہ وہ جائز و ناجائز طریقے سے جمع کر لے اتنا ہی اسکی اپنی ذات کیلئے اچھا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کنٹرول کا اتنا فائدہ یہاں نہ ہوا۔ جتنا دوسرے ممالک مثلاً امریکہ یا انگلستان میں ہوا۔ یہاں بلیک مارکٹ رشوت وغیرہ نے کنٹرول کا مطلب ہی فوت کر دیا۔ اور اتنی بُرائیاں پیدا ہوگئیں۔ کہ اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ کنٹرول ایک لعنت ہے۔ جس سے جتنی جلدی ہو سکے۔ گلو خلاصی کرانی چاہیئے۔

معلوم ہوتا ہے اس خیال ہی کے زیر اثر مغربی پنجاب کی اسمبلی میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بعض ضروری اشیاء پر سے بیس بائیس دن تک کنٹرول ہٹا لیا جائیگا۔ وقت بتائیگا کہ اس کا کیا اثر ہوتا ہے لیکن جہانتک ہمارا خیال ہے کنٹرول رہے یا اُٹھا دیا جائے۔ جبتک ہمارے ملک میں حبِ وطن کا صحیح جذبہ پیدا نہ ہوگا۔ دونوں صورتوں میں غربا کو صحیح فائدہ پہنچنے کی کوئی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔

اگر ہمارے سرمایہ داروں کی ذہنیت تبدیل نہ ہوئی اور ویسی ہی رہی جیسی کہ غلامی کے زمانے میں تھی، تو کنٹرول اُٹھنے سے یقیناً موجودہ حالت سے غربا کی تکالیف زیادہ ہو جائینگی۔ کم سے کم کچھ عرصہ تک ضرور زیادہ ہو جائینگی۔ اس کا حقیقی علاج تو یہی ہے کہ لوگوں کی ذہنیت تبدیل ہو جائے۔ اور ہر ایک اپنے آپ کو ایک آزاد ملک کا باشندہ اور ایک آزاد قوم کا فرد سمجھنے لگیں۔ تاکہ اس کو اپنے ملک کے دوسرے باشندوں اور اپنی قوم کے دوسرے افراد کی ضروریات کا بھی خیال رہے لیکن اگر یہ ابھی ممکن نہیں تو حکومت کو چاہیئے کنٹرول اُٹھانے کے ساتھ ایسی تدابیر بھی اختیار کرے گی جو طوفان بدتمیزی اس کے اُٹھ جانے کے بعد یہاں پیدا ہونے والا ہے۔ اس کا انسداد ہو سکے۔ ورنہ غربا کے لئے سخت مشکلات کا پیدا ہو جانا یقینی امر ہے۔

"مصالح العرب"۔ "مسیر العرب"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(۲)

از مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مجاہد تحریک جدید فلسطین

اس الہام کی تشریح میں ایک اور بھی قرینہ ہے۔ جو اپنے بعد کے ...۔ واقعات کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زمانہ خلافت کے ساتھ اسے مخصوص کر دیتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "حمامۃ البشریٰ" میں تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"یسافر المسیح الموعود أو خلیفۃ من خلفاءہ إلی أرض دمشق"

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر شدہ بلادِ عرب میں اُن کے مصالح کے لئے یہ سفر حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے دوسرے خلیفہ کے ذریعے اور اُس کے وقت میں عمل میں آیا۔ کہ جس کے متعلق یہ بھی الہام موجود تھا کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور یہ کہ قومیں اُس سے برکت پائینگی۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ سفر عربی قوم کے لئے جہاں رُوحانی رنگ میں جیسا کہ آگے چل کر ذکر کرونگا۔ خیر و برکت کا موجب بنا۔ وہاں دُنیاوی اور سیاسی رنگ میں عرب جو ٹرکش اور دیگر یورپین بیرونی حکومتوں کے قانون کے پنجہ میں اسیر تھے۔ اُن سے آزادی کی برکت کا موجب بنا۔ جیسا کہ پہلی قسط میں گذر چکا ہے۔

اس سفر کا رُوحانی لحاظ سے عربوں کیلئے موجب برکت بننا

رُوحانی لحاظ سے اس طرح کہ جب حضور عربی ممالک میں اپنے اس سفر میں دمشق تشریف لائے۔ تو حضور کے پُرتپاک خیر مقدم اور عزت و احترام کو دیکھ کر جس کا اظہار یہاں کے معزز طبقہ کی طرف سے کیا گیا۔ حسد و مخالفت کی آگ میں جل بھن کر یہاں کے ایک مشہور ادیب نے آپ سے کہا۔ کہ ایک جماعت کے معزز امام ہونے کی حیثیت سے لوگوں کی طرف سے آپ کا اکرام کیا گیا ہے۔ مگر آپ یہ اُمید نہ رکھیں کہ ان علاقوں میں کوئی شخص آپ کے خیالات سے متاثر ہوگا۔ کیونکہ ہم لوگ عرب نسل سے ہیں۔ اور عربی ہماری مادری زبان ہے۔ اور کوئی ہندی خواہ کیسا ہی عالم ہو ہم سے زیادہ قرآن و حدیث کے معنے سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا آپ نے یہ گفتگو سُن کر اُس کے خیالات کی تردید فرمائی۔ اور ساتھ ہی تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ مبلغ تو آہستہ آہستہ ہم نے ساری دُنیا میں ہی بھیجنے ہیں۔ مگر اب ہندوستان واپس جانے پر میرا پہلا کام یہ ہوگا کہ آپ کے مُلک میں مبلغ روانہ کروں۔ اور دیکھوں۔ کہ خدائی جھنڈے کے علمبرداروں کے سامنے آپ کا کیا دم خم ہے" چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔

ولایت سے واپسی پر

ولایت سے واپسی پر دمشق میں ایک دار التبلیغ قائم کر دیا اور اب خدا کے فضل سے شام اور فلسطین اور مصر تینوں میں احمدی پائے جاتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ (دیکھو کتاب "سلسلہ احمدیہ" صفحہ ۳۷۵ و ۳۷۶ مطبوعہ ۱۹۳۹ء)

سو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مندرجہ بالا تینوں مُلکوں میں سفر کرنا عربوں کیلئے روحانی بھلائی کا ذریعہ بھی بنا۔ کہ حضور نے ہندوستان واپس جاتے ہی فوراً یہاں احمدی مبلغ بھجوا دئے۔ تاکہ مسیح موعود کے ذریعہ قادیان کی مقدس بستی میں اللہ تعالیٰ نے جو ایمان و عرفان کے آب حیات کا چشمہ جاری فرمایا ہے۔ اُس سے عرب بھی سیراب ہو کر اپنے لئے دینی ترقی و بھلائی حاصل کر سکیں۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہو جائیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مقررہ دوگنا ثواب حاصل کرلیں۔ ممکن تھا کہ اگر یہ سفر اختیار نہ کیا جاتا۔ تو عربی ممالک میں احمدیہ دار التبلیغ کا قیام کسی دوسرے وقت پر پڑا رہتا۔ مگر ان ممالک کا سفر فوری طور پر ان کے روحانی مصالح و بھلائی کا موجب بن گیا۔

ایک اور جدید پہلو

جیسا کہ اُوپر گذر چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام کی تشریح میں تحریر فرمایا ہے کہ "...... بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں۔ اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعہ پورے ہوتے ہیں ......" (تذکرہ صفحہ ۵۱۶)

اپنے ماحول میں صرف فلسطین کا قطعہ ارض ہی بلادِ عربیہ میں سے بیرونی انتداب کے نیچے تھا۔ سو اب وہ بھی برطانیہ کے پنجے سے آزادی حاصل کر رہا ہے اگرچہ اس کی حالت بعینہٖ ہندوستان جیسی بن کر رہ گئی ہے۔ جو آزادی کے میدان میں دو قوموں کے درمیان تختۂ مشق بن رہا ہے۔

فلسطین کی آزادی کے سلسلہ میں

فلسطین کی آزادی کے سلسلہ میں عربوں کی بہبودی و مدد کے لئے اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص متبع اور صحابی محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے فلسطین میں پہلی بار ۱۹۴۵ء میں تشریف آوری، اور پھر مندرجہ بالا مقصد کی مدد کے لئے گذشتہ اکتوبر میں دمشق میں سے آپ کا گذرنا اور جمعیت اقوام متحدہ کے اجلاس منعقدہ لیک سکیس (امریکہ) سے واپسی پر پھر دمشق میں تشریف لاکر قیام فرمانے کو بھی "مسیر العرب" (عرب میں چلنا) الہام کے پھر ایک دفعہ پورا ہونے کو شامل کر لیا جائے۔ تو "مصالح العرب" دوسری شق الہام کی نہایت وضاحت سے اپنی صداقت کی چمک سے حق پسند اور خدا کی محبت اور خوف رکھنے والے قلوب پر اثر انداز ہونے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ ۱۹۴۵ء آپ کا فلسطین و شام کا سفر سرکاری طور پر نہیں تھا۔ بلکہ ذاتی حیثیت سے تھا۔ جیسا کہ یہاں کے اخبارات نے اس بات کو بھی نوٹ کیا تھا۔ اُس وقت ایک ہفتہ بھر جو آپ نے یہاں قیام فرمایا۔ اور عربوں کی بہبودی و مدد کے لئے ذاتی مشاہدہ کے ذریعہ بہت سی معلومات حاصل کیں۔ اس مختصر سے قیام میں یہاں کے عربی اخبارات میں سر محمد ظفر اللہ خاں "احمدی" کے نام کے ساتھ بہت کچھ لکھا گیا۔ بلکہ غالباً یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ ایک عربی اخبار کے نامہ نگار نے آپ سے ملاقات کر کے اپنی اخبار میں مفصل نوٹ شائع کیا۔ کہ جناب چوہدری صاحب عقائد کے لحاظ سے جماعت احمدیہ قادیان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور فلسطین میں جبل الکرمل حیفہ میں جماعت احمدیہ ہی کے مہمان ٹھیرے ہوئے ہیں۔

اُس وقت بھی آپ کی مساعی دربارہ مسئلہ فلسطین کو عربوں نے نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ جس کی ترجمانی عربی اخبارات کے صفحات کی زبانی مؤثر رنگ میں کی گئی۔ ۱۹۴۵ء میں آپ کے شام و فلسطین کے سفر نے "مصالح عرب" کے لئے ایک رنگ میں بنیادوں کا کام دیا۔

اب ۱۹۴۷ء میں پاکستان کی طرف سے ڈیلیگشن کے لیڈر ہونے کی حیثیت سے اقوام متحدہ کی مجلس میں جاتے ہوئے آپ شام کے ہوائی اڈہ پر اُترنے سے آگے تشریف لے گئے۔ اب کے قیام نہایت ہی مختصر تھا۔ بلکہ

پروگرام جلسہ سالانہ یکروزہ

منعقدہ ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء نزد جودھامل بلڈنگ لاہور

اجلاس اوّل

وقت		
۱۰ تا ۱۰-۱۵	تلاوت و نظم	
۱۰-۱۵ تا ۱۰-۴۵	افتتاحی تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ	
۱۰-۴۵ تا ۱۱-۳۰	اسلامی نظام حکومت کا خاکہ۔	تقریر مکرم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور
۱۱-۳۰ تا ۱۲-۱۵	امریکہ میں تبلیغ اسلام۔	تقریر مکرم جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔اے سابق مبلغ امریکہ
۱۲-۱۵ تا ۱-۰	مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام۔	تقریر مکرم جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ

اجلاس دوم بعد نماز ظہر و عصر

وقت		
۲-۳۰ تا ۲-۴۵	تلاوت و نظم	
۲-۴۵	"سیر روحانی"	تقریر دلپذیر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ناظر دعوت تبلیغ

شام میں آپ کے قدم پڑنے والی بات ہی ہوئی۔ بہرحال آپ کا یہ دوسرا "مسیر العرب" "مصالح العرب" کے لئے جو کچھ مجلس اقوام متحدہ میں چوہدری صاحب نے سعی کی وہ اخبار بین طبقہ سے مخفی نہیں۔ جہاں عربوں کو اور بہت سے فوائد حاصل ہوئے وہاں خاص چوہدری صاحب کی کوشش سے فلسطین میں "نزسبع" کا علاقہ جو مجوزہ تقسیم کی صورت میں یہودیوں کے حصہ میں ڈال دیا گیا تھا۔ عربوں کو دیا جانا مجلس کو منظور کرنا پڑا۔

یہاں کے اخبارات تو غیر معمولی طور پر بوجہ اسکے کہ اُن کے وطن عزیز (فلسطین) سے یہ مسئلہ خاص تھا تقریباً ہر روز ہی نہایت نمایاں اور جلی حروف کی سرخیوں کے ساتھ آپ کی مساعی کا ذکر کرتے رہے۔ بلکہ جس رنگ میں عربوں کی بہبودی کے لئے آپ نے وہاں تقسیم فلسطین کے سلسلہ میں مدافعت کی ویسی عرب حکومتوں کے کسی بھی نمائندہ کے نہ کر سکنے پر خود بعض عرب نمائندوں نے اعترافِ حقیقت کرتے ہوئے یہاں تک کہا کہ جس رنگ میں سر محمد ظفر اللہ خاں نے عربوں کی مدد اور عربی قوم کی خدمت کی ہے۔ اگر تقسیم فلسطین کی تجویز ناکام ہو جائے۔ تو عربوں کا فرض ہوگا کہ وہ چوہدری صاحب موصوف کا مجسمہ (statue) بلاد عربیہ میں بطور یادگار قائم کریں۔ گویا اس ساری کامیابی کا سہرا آپ کے سر ہوگا۔

مجھے اس وقت زیادہ تفصیل میں نہ جاتے ہوئے اشارۃً اس عظیم الشان تمغہ (امیہ میڈل) کا ذکر کرنا ہے جو شام کی حکومت کے پریذیڈنٹ فخامۃ السید شکری قوتلی نے محترم چوہدری صاحب کی خدمت میں امریکہ سے واپسی پر دمشق (شام) تشریف لانے پر آپ کی مساعی جلیلہ کے اعتراف کے طور پر پیش کیا ہے۔ (اس سلسلہ میں مفصل برادرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل کا مضمون قارئین الفضل کے مطالعہ میں آچکا ہے)

غرضیکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جہاں دیگر مختلف اقوام کی بابت خبریں دی گئیں۔ وہاں عربی قوم اور بلاد عربیہ کی نسبت آپ کا الہام "مصالح العرب" "مسیر العرب" نہایت شان کے ساتھ حضور علیہ السلام کی تشریح کے مطابق آپ کی اولاد میں سے حسن و احسان میں آپ کے نظیر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ جنکے ساتھ اسیروں کی رستگاری اور قوموں کی برکت وابستہ تھی۔ پہلی دفعہ پوری ہوئی۔ اور پھر آپکے بعد مبلغین اور متبعین میں سے ایک مخلص متبع سر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے ذریعہ بھی پوری ہوئی۔

اور آئندہ اس الہام کی صداقت کے جو پہلو اپنی شان و شوکت کے ساتھ کھلنے والے ہیں۔ وہ ابھی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ جنہیں وقت آنے پر حقیقت شناس آنکھیں دیکھ کر بصیرت حاصل کرینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

درخواست دُعا

میرے چچا فضل الٰہی صاحب بھیروی عرصہ دراز سے دماغی عارضہ سے بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اُن کی صحت یابی کے لئے دُعا فرمادیں۔ (محمد اشرف بھیروی واقف زندگی)

نمائندگان مشاورت

بعض جماعتوں کی طرف سے نمائندگان مشاورت کی اطلاع آرہی ہے۔ مگر دفتر ہذا میں جو ریکارڈ .... دفتر بیت المال سے لیا گیا ہے۔ اس میں ان جماعتوں کا نام درج نہیں ہوتا۔ اسی طرح جماعتوں کے افراد چندہ دہندگان کی تعداد میں بھی فرق ہوتا ہے۔ اسلئے تمام نئی جماعتوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی نئی جماعت نے نظارت بیت المال کو جماعت کے قائم ہونے کی اطلاع نہیں دی۔ تو وہ فوراً جماعت کے قیام کی اطلاع اور تعداد افراد چندہ دہندگان سے مطلع فرمائیں۔ تا ٹکٹ جاری کرنے میں دقت نہ ہو۔ اسی طرح بعض احباب بحیثیت امیر بطور نمائندہ شامل ہونا چاہتے ہیں۔ حالانکہ نظارت علیا میں ان کا نام درج شدہ نہیں ہوتا۔ اسلئے جماعتوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ نظارت علیا میں اپنی امارت کے اندراج کے بارے میں تسلی فرمالیں۔ دفتر ہذا ان دفاتر کی اطلاعات کی بناء پر کارروائی کر سکے گا۔ (محمد عبداللہ اعجاز دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

اعلان

کل کے الفضل میں احباب کو اطلاع کردی گئی تھی۔ کہ ریلوے اسٹیشن لاہور پر استقبال کا انتظام ہوگا۔ لاہور اسٹیشن پر مندرجہ ذیل گاڑیاں مختلف اطراف سے پہنچتی ہیں:۔ (خاکسار غلام محمد اختر ناظم استقبال)

کراچی سے لاہور (۱) ۷ اپ میل۔ لاہور آمد ۱۰-۶ (۲) ۱۹ اپ سندھ ایکسپریس لاہور آمد ۱۱-۱۰ صبح (۳) ۹۱ اپ پسنجر لاہور آمد ۵-۵ شام

پشاور سے لاہور (۱) ۲ ڈاؤن فرنٹیر میل لاہور آمد ۸ شام (۲) ۴ ڈاؤن سندھ ایکسپریس لاہور آمد ۵-۱۱ شام یہ گاڑی صرف راولپنڈی سے چلے گی۔ (۳) ۳۲ ڈاؤن پسنجر لاہور آمد ۱۰-۱۱ صبح

سیالکوٹ سے لاہور (۱) ۱۸۲ ڈاؤن پسنجر روانگی سیالکوٹ ۱۰-۵ صبح آمد لاہور ۵۲-۸ صبح براستہ وزیر آباد (۲) ۳۱۲ ڈاؤن پسنجر۔ روانگی سیالکوٹ ۲-۴۰ دوپہر آمد لاہور ۸-۴۰ شام براستہ نارووال (۳) ۳۱۶ ڈاؤن پسنجر۔ آمد لاہور ۲۳-۹ صبح یہ گاڑی صرف نارووال سے چلیگی۔

پاکپٹن سے لاہور ۳۷۷ اپ پسنجر آمد لاہور ۱۵-۶ شام

لودھراں سے لاہور (براستہ پاکپٹن قصور) ۳۷۵ اپ پسنجر آمد لاہور ۱۰-۱۰ صبح

لائلپور سے لاہور (۱) ۲۰۰ ڈاؤن پسنجر آمد لاہور ۶-۴۰ شام (۲) ۱۳۸۰۴ ڈاؤن پسنجر آمد لاہور ۵۸-۱ دوپہر یہ گاڑی ماڑی انڈس سے چلے گی۔

شورکوٹ سے لاہور ۷۴ ڈاؤن پسنجر آمد لاہور ۵۵-۵ شام۔

نوٹ:۔ علاوہ مندرجہ بالا ٹرینوں کے تین ریل کار لاہور قصور کے درمیان۔ ایک ریل کار لاہور ملکوال۔ تین ریل کار لاہور جلو سیکشنوں پر روزانہ چلتی ہیں۔ سٹیشن ماسٹر متعلقہ سے ان کا ٹائم دریافت کیا جا سکتا ہے۔

اعلان

جو مہمان اصحاب مجلس مشاورت کی کارروائی سننا چاہتے ہوں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اپنے نمائندہ کی تحریری تصدیق پر دفتر ہذا سے ٹکٹ حاصل کر سکتے ہیں۔

ہر نمائندہ کو صرف دو مہمانوں کی تصدیق کی اجازت ہوگی۔ کیونکہ اس سے زیادہ گنجائش مشاورت گاہ میں نہیں رکھی جا سکتی۔ لہذا نمائندگان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ اس گنجائش کے مدنظر اپنی سفارش فرمائیں۔ (سیکرٹری مشاورت)

تقرر امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ

سید محمود اللہ شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ بوجہ خرابی صحت چونکہ اپنے دوسرے مشاغل کیساتھ عہدہ امارت کا کام نہیں کر سکتے۔ اسلئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اُنکی جگہ صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔ ایس سی کو ۳۰ جون تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

شارٹ ہینڈ اور ٹائپ سیکھنے والوں کیلئے نادر موقعہ

تمام ایسے ریلیز شدہ فوجی اور مہاجر جن کی تعلیم کم از کم میٹرک یا اس کے برابر ہو۔ شارٹ ہینڈ اور ٹائپ سیکھنا چاہتے ہوں تو پرنسپل صاحب نیشنل کالج آف کامرس ۵۹ مال روڈ سے خط و کتابت کریں ریلیز شدہ فوجیوں کو مبلغ ۳۰ روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جائیگا (ناظر امور عامہ)

مشرقی پنجاب اور ریاستوں سے آئے ہوئے مہاجرین کیلئے ضروری اعلان

وہ دوست جو مشرقی پنجاب یا کسی ریاست سے ہجرت کرکے پاکستان آگئے ہوں۔ اور اُن کے رشتہ داروں میں سے کوئی عزیز وہاں غیر مسلموں کے قبضہ میں رہ گئے ہوں۔ تو اُن کے نام۔ عمر۔ شناخت اور مکمل پتہ سے جہاں وہ رہتے تھے۔ اطلاع دیں۔ اسی طرح اگر کوئی صاحب اپنی جائداد کا تبادلہ کرنا چاہتے ہوں۔ یا مشرقی پنجاب کے کسی بنک سے اپنا روپیہ حاصل کرنا چاہتے ہوں تو ان سب امور کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

(دی چیف لائزن آفیسر۔ دفتر ڈپٹی ہائی کمشنر برائے پاکستان (مشرقی پنجاب) جالندھر چھاؤنی)

اعلان

مندرجہ ذیل دوست جو بغیر اجازت ڈیوٹی سے غیر حاضر ہیں اس اعلان کو پڑھتے ہی فوراً کیمپ خدام رتن باغ لاہور میں پہنچکر رپورٹ کریں۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو۔ تو وہ انہیں اطلاع کردیں (۱) محمد اشرف احمد صاحب ولد کریم بخش صاحب (۲) خواجہ برکت اللہ صاحب ولد خواجہ محمد صدیق صاحب (۳) محمد سعید ولد ثناء محمد صاحب ساکن گودھپور ضلع سیالکوٹ

(موبیداد عبدالمنان انچارج کیمپ خدام رتن باغ لاہور)

ایندھن کی کمی پورا کرنے کیلئے مؤثر اقدامات

لاہور ۲۴ مارچ مغربی پنجاب میں جنگلات کی جو کمی ہے۔ وہ علاقہ تھل کے جنگلات کی سکیم سے کافی حد تک دور ہو جائے گی۔

گرمیوں میں تند و تیز ہواؤں کے ذریعے نہروں میں ریت کثرت سے گرتی ہے۔ اس عمل کو روکنے کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ کناروں کے ساتھ ساتھ پودوں کی پانچ پانچ قطاریں لگائی جائیں پہلی قطار سرکنڈے کی ہوگی اور باقی دو دو ارنڈ اور جنتر کے پودوں پر مشتمل ہوں گی۔ اس کے علاوہ وہ سات ہزار مربع میل کی آبپاشی کی سرحد کے گرد درخت بھی لگائے جائینگے۔ کسان اپنے کھیتوں کے گرد بھی درخت لگائیں گے۔ جب درخت بڑے ہو جائیں گے تو ایندھن کی قلت بھی دور ہو جائے گی۔ اور علاقے کی آب و ہوا بھی ٹھنڈی ہو گی۔ سالانہ بارش کی مقدار میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ (ا-پ)

مسلم لیگ کے نئے ممبر بنانیکی پرجوش مہم کا آغاز

لاہور ۲۴ مارچ۔ مغربی پنجاب کی صوبائی مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری علامہ علاء الدین صدیقی نے آج ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں مسلم عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں مقامی مسلم لیگ کی رکنیت اختیار کریں۔ لیگی کارکنوں کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ انہیں نئے ممبر بنانے کی مہم کو نہایت گرم جوشی سے کامیاب بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور مغربی پنجاب کے عوام میں مسلم لیگ کے اغراض و مقاصد اور نظریات کو زیادہ سے زیادہ پھیلانا چاہیئے (اے-پی-آئی)

طلبہ کو سیاست میں حصہ نہیں لینا چاہیئے

لاہور ۲۴ مارچ طلبہ کو سیاسیات میں زیادہ حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ بلکہ اپنی تمام تر توجہ تعلیم کی طرف دینی چاہیئے اور اس طرح مختلف کاموں کے ماہر سائنسدان اور اہل فن بن کر نکلنا چاہیئے ڈسٹرکٹ پبلسٹی افسر لاہور ضلع کے مختلف سکولوں میں لیکچر دے کر یہ مشورہ طلبہ کو دے رہے ہیں۔ اب آپ نے دیہاتی سکولوں میں بھی اس قسم کی تقریریں کرنے کا پروگرام تیار کیا ہے۔ جو آئندہ ہفتے ختم ہوگا (ا-پ)

— کراچی ۲۴ مارچ گذشتہ شکارپور کی نو آبادی میں بم پھٹنے کے سلسلہ میں راشٹریہ سیوک سنگھ کے صدر اور ۱۹ دیگر اراکین پر مقدمہ چل رہا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ ایڈیشنل مجسٹریٹ نے آج سنگھ کے صدر اور ایک دوسرے ملزم کو بیس ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا ہے۔ (ا-پ)

انجمن صلیب احمر پاکستان کی کشمیر میں طبی امداد

کراچی۔ گذشتہ جمعرات کو گورنمنٹ ہاؤس میں سندھ کی انجمن صلیب احمر کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں اعلان کیا گیا کہ کشمیر میں طبی امداد کے لئے جو پاکستان ریڈ کراس کو ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اس میں سے ۳۰ ہزار روپیہ نقد جمع ہو چکا ہے۔ بقیہ رقم جمع کرنے کے لئے میر غلام علی خاں تالپور کی صدارت میں آٹھ ممبران کی ایک کمیٹی بنائی گئی (ا-پ)

کمانڈر انچیف کی دفاعی کونسل میں شرکت

کراچی ۲۴ مارچ جنرل سر ڈگلس گریسی کمانڈر انچیف پاکستان راولپنڈی سے کراچی پہنچے آپ یہاں جمعرات کو منعقد ہونے والی مشترکہ دفاعی کونسل میں شرکت کریں گے۔ (ا-پ)

شرق وسطیٰ اکیسا پاکستان کے معاشرتی تعلقات

کراچی ۲۴ مارچ پاکستان ریلیشن کمیٹی کے ایک اجلاس میں جو فیصلے ہوئے ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں کہ ایران۔ افغانستان۔ عراق۔ شام۔ ترکی اور مصر کے ساتھ معاشرتی تعلقات قائم کرنے کیلئے تبادلہ طلباء کیا جائے۔ ان ممالک کی الگ الگ معاشرتی انجمنیں بنائی جائیں ایک مرکزی کوآرڈینیشن کلچرل کمیٹی بنائی جائے اور پاکستان میں غیر ملکی زبانوں کا ادارہ قائم کیا جائے۔ حکومت پاکستان کے وزیر داخلہ۔ تعلیم اور اطلاعات مسٹر فضل الرحمن نے اس اجلاس کی صدارت کی اس اجلاس میں مغربی پنجاب کے وزیر تعلیم۔ صوبہ سرحد کے نمائندے اور پاکستان کے متعدد ماہرین تعلیم نے شرکت کی۔

حیدرآباد میں ہڑتالوں کا ڈھونگ

حیدرآباد ۲۴ مارچ حیدرآباد میں حکومت نظام کے خلاف عمداً پراپیگنڈا کرنے کے لئے بے سود ڈھونگ چلایا جا رہا ہے۔ ہڑتالیں بھی اس کا ایک اہم حصہ ہیں جو دنیا کو دھوکا دینے اور عوام کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ حیدرآباد اور سکندرآباد میں گاہے ماہے ہڑتال کا اعلان کر دیا جاتا ہے تا یہ ظاہر کیا جائے کہ یہ ہڑتال رضاکاروں فوج اور پولیس کی خلاف قانون حرکات کے خلاف بطور احتجاج کی گئی ہے۔ لیکن یہاں کے لوگ خوب جانتے ہیں کہ اس کی اصلیت کیا ہے۔ جمعہ کے روز جب اکثر غیر مسلم تاجر چھٹی کرتے ہیں۔ تو اس دن ہڑتال کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔

اورینٹ پریس کے نمائندے نے حیدرآباد اور سکندرآباد کے بازاروں میں گھوم کر ان ہڑتالوں کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کی چنانچہ اس نے دیکھا کہ بعض دکانیں تو بالکل بند تھیں۔ لیکن بعض اس طریق پر بند کی گئی تھیں کہ آدھی کھلی تھیں۔ اور آدھی بند چنانچہ اس حال میں خرید و فروخت برابر جاری تھی۔ نمائندہ مذکور کا بیان ہے کہ اس سے ظاہر ہے کہ ان ہڑتالوں کی اس سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں کہ بعض سیاسی پارٹیوں کی طرف سے ان ہڑتالوں کا ڈھونگ رچایا جاتا ہے۔ تاجر خود ان کی ضرورت محسوس نہیں کرتے اور نہ اس کو چنداں اہم سمجھتے ہیں (اے-پی-آئی)

قائداعظم کی تقریر

اردو کو ترقی دینا پاکستان کا فرض ہے

قائداعظم محمد علی جناح نے ڈھاکہ یونیورسٹی کے کنووکیشن میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اردو زبان کو ہندوستان سے نکال دیا گیا ہے اور اب یہ پاکستان سے مخصوص ہو گئی۔ اس لئے اسے قدر کی نگاہ سے دیکھنا اور اسے بام رفعت پر لے جانا آپ لوگوں کا فرض ہے۔ حالیہ ہڑتالوں اور مظاہروں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے طالبعلموں کو نصیحت کی۔ کہ وہ شر انگیز اور گمراہ کن پروپیگنڈے کی زد میں نہ آئیں۔ اور اس طرح ملک کے غداروں کا ساتھ دے کر قومی اور ملکی مفاد کو نقصان نہ پہنچائیں۔ حکومت پاکستان کوئی ایسا اقدام نہ کرے گی۔ جو عوام کے فلاح و بہبود کے خلاف ہے۔ آپ لوگ بھی کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو پاکستان کی پیشانی پر بدنما داغ لگانے والی ہو۔ (ا-پ)

شام کے آئین میں تبدیلیاں

دمشق ۲۲ مارچ۔ شام کی تمام پارلیمنٹری پارٹیاں اس بات پر متفق ہو گئی ہیں کہ آئین میں اس قسم کی تبدیلیاں کر دی جائیں کہ ایک صدر دوبارہ منتخب ہو سکے۔ اگلے پارلیمنٹری سیشن میں اس مسئلہ کو ایوان نمائندگان کے سامنے رکھا جائے گا۔ (اسٹار)

(بقیہ صفحہ اوّل)

سوالات کے دوران وزیر اعظم نے بیان کیا۔ کہ اواخر اپریل میں ایک اجلاس طلب کیا جائیگا جس میں صوبہ کی صنعتی ترقی کی سکیموں کو آخری شکل دی جائے گی۔ گزشتہ سال ستمبر میں جو مشترکہ کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ سرحد میں خام اشیاء بکثرت اور بہترین پائی جاتی ہیں۔ ان سے نفع حاصل کرنے کیلئے وہاں کثرت سے کارخانے کھولے جائیں۔ چنانچہ اس فیصلہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے پہلے ۵ سالوں کا پروگرام مرتب ہو گیا ہے۔ آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ صوبہ سرحد میں ۲۳ ہزار پناہگزین آئے تھے جن میں ۲۳ ہزار پناہگزینوں کو بسایا جا چکا ہے۔ اکثر کو تقاوی قرضے بھی دیئے گئے ہیں۔

آسٹریا میں اشتراکی انقلاب کا خطرہ

دیانا ۲۳ مارچ۔ یونان میں باغیانہ سرگرمی میں زیادتی ہونے کی وجہ سے دیانا میں یہ خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ اگلا نمبر آسٹریا کا ہے سوویٹ ملیشیا تنظیم ہو رہی ہے۔ یہ جماعت بھی ویسی ہے جیسی کہ اشتراکی جماعت نے زیکوسلوویکیا میں اقتدار حاصل کرنے کے لئے بنائی تھی۔ اس کے خلاف کوئی کارروائی اس وقت کی جائے گی جب کسی سرگرمی کا نتیجہ برآمد ہو جائے گا۔

سنٹرل گورنمنٹ ایمپلائز اور حکومت کے درمیان گفت و شنید

کراچی ۲۴ مارچ سنٹرل پاکستان گورنمنٹ ایمپلائز ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر ڈے ایم اشرف مع دیگر پانچ نمائندگان کے اس ماہ کی ۲۵ تاریخ کو مسٹر عثمان علی ڈپٹی سیکرٹری سے ملاقات کر رہے ہیں۔ تاکہ ایسوسی ایشن کے مطالبات پر ان سے تبادلہ خیالات کریں حال ہی میں ایسوسی ایشن نے فیصلہ کیا تھا کہ (۱) زائد سٹاف میں تخفیف نہیں ہونی چاہیے (۲) پاکستان پے کمیشن کو منسوخ کیا جائے اور تیسرے یہ کہ حکومت پاکستان ہندوستان پے کمیشن کی سفارشات پر عمل کرے۔ معلوم ہوا ہے کہ زائد سٹاف کو تخفیف میں لانے کے مسئلہ پر حکومت اور ایسوسی ایشن کے نمائندوں میں گفتگو ہوگی۔ (ا-پ)

ڈاکٹر گوپی چند بھارگوا از سرِ نو لیڈر منتخب ہو گئے

لالہ بھیم سین سچر اجلاس چھوڑ کر چلے گئے

شملہ ۲۳ مارچ۔ آج صبح مشرقی پنجاب اسمبلی کی کانگرس پارٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں باتفاق رائے ڈاکٹر گوپی چند بھارگوا کو پارٹی کا لیڈر منتخب کیا گیا۔ اصل انتخاب سے قبل لالہ بھیم سین سچر نے ایک بیان دینے کی کوشش کی جسکی ابتداء ان الفاظ سے کی۔ کہ پارٹی کے ۲۶ ممبران نے مل کر ایک علیحدہ گروپ بنایا ہے۔ اسپر بعض ممبران نے اعتراض کیا اور کہا کہ کانگرس پارٹی میں علیحدہ کوئی گروپ نہیں بن سکتا۔ سردار دلیپ سنگھ اور مسٹر دیوراج سیٹھی کو اسسٹنٹ سکرٹری چنا گیا۔ ۷۹ ممبران میں سے ۴۹ حاضر تھے۔ ان میں پنتھک ممبران بھی شامل تھے۔ لالہ بھیم سین سچر کے اعتراض پر سردار سورن سنگھ وزیر داخلہ نے کہا کہ یہ امر افسوسناک ہے۔ کہ پنتھک ممبران کے شامل ہوتے ہی اسمبلی پارٹی میں ایک نئے گروپ کا قیام عمل میں لایا جائے۔ ہم پنتھک ممبران بڑی بڑی امیدیں لیکر آپ لوگوں میں شامل ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں مسٹر سچر کا یہ اقدام بہت مایوس کن ہے۔ میں ان سے درخواست کرونگا۔ کہ وہ علیحدہ گروپ کے قیام کا کوئی ذکر اذکار نہ کریں۔ اس پر مسٹر سچر احتجاج کے طور پر اجلاس سے اُٹھ کر چلے گئے۔ (اپ)

حکومتِ نظام کے خلاف شرانگیز اور بے بنیاد پراپیگنڈا

حیدرآباد ۲۴ مارچ۔ حکومت نظام کے خلاف آجکل جو بے بنیاد پراپیگنڈا پریس میں کیا جا رہا ہے۔ اسکی ایک تازہ مثال یہ ہے کہ وہ حال میں ہی مدراس کے ایک کثیر الاشاعت اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ بمبئی جانے والی ایک گاڑی کو پناہ گزینوں نے سرور نگر کے سٹیشن پر لوٹ لیا۔ اور یہ کہ پولیس اس واردات کی تفتیش کر رہی ہے۔ یہ خبر اخبار مذکور نے اپنے نامہ نگار کی طرف سے شائع کی تھی۔ نظام ریلوے کے چیف کمرشل مینجر سے جب اورینٹ پریس نے اس خبر کے متعلق دریافت کیا۔ تو کمرشل مینجر نے بتایا۔ سرور نگر نام کا کوئی سٹیشن نظام ریلوے میں نہیں ہے اور یہ خبر محض ایک افواہ ہے۔ جو اس شرانگیز پراپیگنڈا کے ماتحت پھیلائی گئی ہے جو آجکل حکومت نظام کے خلاف زور شور سے جاری ہے۔ (او۔ پی۔ آئی)

مہاراجہ کپور تھلہ اور اُن کے رشتہ دار قومی خزانہ کو لوٹ رہے ہیں

جالندھر ۲۲ مارچ "جے ہند" رقمطراز ہے کہ کپور تھلہ پرجا منڈل کے ایک وفد نے دہلی میں ڈاکٹر پٹابھائی سیتارامیہ اور سٹیٹ منسٹری کے ممبروں سے ملاقات کرکے ایک میمورنڈم پیش کیا۔ جس میں مطالبہ کیا گیا کہ ریاست کپور تھلہ کو مشرقی پنجاب میں مدغم کیا جائے۔ اور اسے ریاستوں کی یونین میں ہرگز نہ ملنے دیا جائے۔ یہ بھی کہا گیا کہ راجہ اور اس کے رشتہ دار ریاست کے خزانہ کو ضائع کر رہے ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ ریاست پر فوراً قبضہ کر لیا جائے۔ ریاست مشرقی پنجاب میں مدغم ہو۔ یا ریاستوں کی یونین میں اس کا فیصلہ کرنے کے لئے استصواب رائے بھی کیا جا سکتا ہے۔

خواتین قوم کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھائیں

محترمہ فاطمہ جناح کی اپیل

ڈھاکہ ۲۴ مارچ۔ آج محترمہ فاطمہ جناح نے خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کو ان خواتین کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیئے جن کے شاندار کارناموں سے تاریخ اسلام کے اوراق مزین ہیں۔ پاکستان کو بام رفعت پر پہنچانے میں آپ کا بھی اتنا ہی حصہ ہے جتنا مردوں کا۔ اور قوم کی مصائب کا بوجھ اٹھانا آپ کے اولین فرائض میں سے ہے۔ بچوں کی تربیت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ بچوں کی تربیت پر ہی مملکت پاکستان کا مستقبل وابستہ ہے۔ اسلئے آپکو اس اہم فریضہ سے کبھی غافل نہ ہونا چاہیئے

دار العوام میں فلسطین بل منظور کر لیا گیا

۱۵ مئی سے برطانوی انتداب ختم ہو جائیگا

لندن ۲۴ مارچ۔ آج برطانوی دار العوام میں فلسطین بل باتفاق رائے منظور کر لیا گیا۔ اس بل کی رو سے ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کے اندر سے فلسطین برطانوی دائرہ اقتدار سے باہر ہو جائے گا۔ مزید غور و خوض کے لئے یہ بل اب دار الامراء میں بھیج دیا گیا ہے۔ اسمیں ایک سرکاری ترمیم بھی منظور کی گئی ہے اور وہ یہ کہ ان قیدیوں کو جنہیں "کالونیل پریزنرز ایکٹ ۱۸۸۴ء" کے ماتحت فلسطین سے باہر کسی مقام پر محبوس رکھا ہوا ہے۔ ۱۵ مئی کو برطانوی انتداب کے خاتمہ کے بعد بھی مقید رکھا جا سکیگا۔ یہ قیدی کم از کم یکم اگست تک بدستور محبوس رہیں گے۔ کہ جب تک تمام برطانوی سپاہی فلسطین سے واپس نہیں بلا لئے جاتے۔ یہ اقدام برطانوی فوجوں۔ شہریوں اور املاک کی حفاظت کے لئے ضروری خیال کیا گیا ہے۔ ان قیدیوں کی رہائی کے متعلق اقوام متحدہ سے گفت و شنید کی جا رہی ہے۔ بل پر بحث کے دوران میں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے اعلان کیا کہ تقسیم کے متعلق امریکی رویہ میں بنیادی تبدیلی کے باوجود بھی برطانوی پالیسی میں کوئی فرق نہیں پڑا ہے۔ معاملات کے پیچیدہ ہونے کی اصل ذمہ داری دوسری اقوام پر ہے۔ برطانیہ اس معاملہ میں بالکل بری الذمہ ہے۔ میرے خیال میں ہم جس قدر جلدی فلسطین سے نکل آئیں گے اسی قدر ہمارے لئے بہتر ہوگا۔ (رائٹر)

شراب نوشی کی ممانعت کے متعلق حکومتی اقدامات کا خیر مقدم

لاہور ۲۴ مارچ۔ مغربی پنجاب کی صوبائی مسلم لیگ کے جنرل سکرٹری علامہ علاء الدین صدیقی نے شراب نوشی کی ممانعت کے متعلق سردار شوکت حیات خان کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ شراب نوشی کی کلی ممانعت کے متعلق جن تاریخوں کا اعلان کیا گیا ہے امید ہے ان میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائیگی۔ اور اس سلسلے میں سابق حکومت کی انتہائی ناپسندیدہ روش کو اختیار نہیں کیا جائیگا۔ یاد رہے سابقہ حکومت اس قسم کی اصلاحات کے نفاذ کے بارے محض طفل تسلیوں کی خاطر مصنوعی تاریخیں مقرر کرتی رہتی۔ جو ہمیشہ ہی ملتوی ہوتی رہتی تھیں۔ ممانعتِ خمر [illegible] کا استیصال اسلامی نقطہ نگاہ سے اس قدر اہم ہیں کہ ان [illegible] کی تاخیر کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ یہ امر قابلِ افسوس ہے کہ ان اصلاحات کے نفاذ کے سلسلے میں آمدنی کی کمی کا ذکر کیا گیا۔ سرکاری مالیہ اور آمدنی میں کمی کا تو ذکر ہی کیا۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ حکومت کو ان ضروری اصلاحات کو جاری کرنے میں اگر مصارفِ کثیر کا بار بھی اٹھانا پڑے تو اس سے گریز نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر ہم اتنا بھی نہیں کر سکتے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان پھر حصولِ اقتدار کی خواہش ہی کیوں رکھتے تھے؟ مسلمان ہرگز یہ نہیں چاہتے کہ اپنی حکومت قائم ہو جانے کے بعد بھی شراب نوشی اور حرامکاری کا بازار گرم رہے۔

مسلمانانِ کشمیر چینی تجاویز کو کسی قیمت پر بھی منظور نہیں کرینگے

پشاور ۲۴ مارچ۔ مسلم کانفرنس ضلع مظفر آباد کے صدر سید محمد امین جیلانی نے یہاں ایک پریس ملاقات کے دوران میں چینی تجاویز پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا چینی وفد کے ریزولیوشن کا مقصد باشندگانِ کشمیر کو حق خود اختیاری سے محروم کرنا ہی نہیں بلکہ کشمیری مسلمانوں کو زبردستی ہندوؤں کے حوالے کرنا ہے۔ مسٹر جیلانی یہاں قبائلی سرداروں سے ملنے آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کشمیر کے مسلمان ایسی قرارداد کو کسی قیمت پر بھی منظور نہیں کرینگے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں اپنی مرضی کے خلاف اس کو تسلیم کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ شیخ عبد اللہ کے اس بیان کا ذکر کرتے ہوئے کہ کشمیر کے چالیس لاکھ باشندے اپنی جانوں پر کھیل جائیں گے۔ لیکن ریاست کو پاکستان میں شامل نہ ہونے دینگے۔ مسٹر جیلانی نے کہا۔ شیخ عبد اللہ کے اس دعویٰ کی صداقت ایک غیر جانبدارانہ اور منصفانہ استصواب رائے کے ذریعہ ہی پرکھی جا سکتی ہے۔ میرپور۔ پونچھ مظفر آباد گلگت اور ہندوارہ تحصیل کا بیشتر حصہ حکومتِ آزاد کشمیر کے قبضہ میں ہے۔ ان حالات میں شیخ عبد اللہ اپنی کمزوریوں پر پردہ ڈالنے کیلئے آزاد و غیر جانبدار رائے شماری سے کترا رہا ہے۔ اور محض گیدڑ بھبکیوں اور دھمکیوں سے اپنا کام نکالنا چاہتا ہے۔ مسٹر جیلانی نے نہایت زوردار الفاظ میں اعلان کیا کہ کشمیر کے تمام مسلمان اپنے محترم قائد چوہدری غلام عباس کے پیچھے ہیں۔ اور ان کے اشارہ پر سر کٹوانے کو تیار ہیں۔ محسود قبائل کے نوجوان لیڈر مسٹر محمد ایوب خان نے جو مسٹر جیلانی کی معیت میں سرحد کا دورہ کر رہے ہیں۔ بتایا محسود قبیلے کے لوگ کشمیر کے [illegible] کرانے کا فیصلہ کر چکے ہیں اور اس غرض [illegible] وہ [illegible] ہر [illegible] امداد دینے کے لئے ہر دم تیار ہیں۔ (اپ)

رُوس کے واک آؤٹ سے برلن میں کشیدگی

بلجیم ۲۳ مارچ۔ ہفتہ کے روز کنٹرول کونسل کے جلسہ سے روس کے واک آؤٹ کر جانے کیوجہ سے یہاں کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے۔ لیکن اطلاعات مظہر ہیں کہ مغربی طاقتوں کے افسر کسی فوری تبدیلی کی توقع نہیں کر رہے ہیں۔ چار طاقتوں کے نائب کمانڈر انچیف کی منگل کے روز میٹنگ ہوگی۔ اس جلسہ میں یہ بھی طے ہو جائیگا کہ آیا روس نے آخری طور پر واک آؤٹ کیا ہے۔

اقلیتوں کے متعلق مشترکہ بیان

کراچی ۲۴ مارچ۔ ہند و پاکستان کے وزراء اعظموں کی طرف سے مندرجہ ذیل مشترکہ بیان شائع ہوا ہے۔ "۱۹ مارچ کو ہند و پاکستان کے وزراء اعظموں کے درمیان ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں دونوں مملکتوں کے اندر اقلیتوں کے متعلق دونوں حکومتوں کی سیدھی اور صاف پالیسی کا اعادہ کیا گیا۔ دونوں حکومتوں کو یہ امید اور بھروسہ ہے کہ اقلیتیں اپنے اپنے گھروں میں ہی ٹھہری رہینگی حقیقتاً ان دونوں کی یہی خواہش ہے کہ ان کو ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ اور اقلیتوں کو روکنے کیلئے اقلیتوں کی ہر ممکن امداد مرغم کر لینے کے لئے تیار رہیں۔ اور انہیں یہ یقین ہے کہ یہ سب کے مفاد کے لئے بہتر ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حکومتیں ان لوگوں کی راہ میں رکاوٹ ڈالنا چاہتی ہیں جو اپنی خوشی سے ایک سلطنت سے دوسری سلطنت جانا چاہتے